https://ataunnabi.blogspot.com/
بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
حقوق الزوجین
خاوند بیوی زندگی کے دو پہیے
فقیہ عصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج
مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
ناشر:
مکتبہ سلطانیہ
محمد پورہ فیصل آباد فون 041-2637239
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سببِ تالیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج سے تقریباً ایک سال قبل فقیر نے جامع مسجد گلزارِ مدینہ محمدؐ پورہ فیصل آباد پاکستان میں نمازِ فجر کے بعد نمازیوں کے سامنے درس کے دوران کچھ حقوق الزّوجین بیان کیے تو سامعین میں سے بعض مخلصین نے فرمائش کی یہ مسائل کتابی صورت میں منظرِ عام پر آنے چاہئیں لیکن کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا ۔ کے مطابق وقت گزرتا گیا اور پھر پچھلے دنوں بسبب پیرانہ سالی نیند کم ہو گئی رات جب آنکھ کھلتی بعد میں نیند نہ آتی تو قلم کاغذ کا سہارا لیا جاتا تو چند دن میں حقوق الزّوجین کی تسوید مکمّل ہوئی ازاں بعد خیال آیا کہ فضائلِ نکاح لکھ کر اس مضمون کے ساتھ الحاق کر دیا جائے لہٰذا ابتدا میں فضائلِ نکاح کا مضمون بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی سعی کو قبول فرما کر میرے آقا سید العلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُمّت کے لیے رہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے ۔ اس سے قبل بتوفیقہ تعالیٰ چھتیس چھوٹی بڑی کتابیں چھپ کر منظرِ شہود پر آچکی ہیں اور اب ادب کی اہمیت نیز شفاعت شفیع المذنبین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم زیرِ تسوید ہیں۔ وَاللہ تعالیٰ الموفق وَنعم الوکیل ۔

فقیر ابوسعید غفرلہ

نکاح کے فضائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل سیّد نا و مولانا محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی العلمین قاطبة وجعلنا من امته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امّا بعد

نکاح کرنا یہ نبیوں رسولوں (علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام) کی سنت ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں فرمایا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً

اے محبوب ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ہم نے انکو بیویاں اور اولاد کی نعمت عطا کی۔

سیدنا امام غزالی ودیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید میں اپنے ان نبیوں، رسولوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے شادیاں کی تھیں۔

وَيُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَذْكُرْ فِىْ كِتَابِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا الْمُتَاهِلِيْنَ ۔ (احیاء العلوم ص ۲۲ جلد ۲ قوت القلوب ص ۴۹۹)

یعنی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں انہیں انبیوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے شادیاں کی تھیں۔

نیز فرمایا:

وَاَمَّا عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّہٗ سَیَنْکِحُ اِذَا نَزَلَ الْاَرْضَ وَیُوْلَدُ لَہٗ (احیاء العلوم ص۲۲ جلد۲ قوت القلوب ص۴۹۹)

یعنی سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام جب زمین پر اُتریں گے تو وہ بھی شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہو گی۔

نیز فرمایا:

فَقَالُوْا اِنَّ یَحْیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ تَزَوَّجَ وَلَمْ یُجَامِعْ قِیْلَ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ لِنَیْلِ الْفَضْلِ وَاِقَامَۃِ السُّنَّۃِ وَقِیْلَ لِغَضِّ الْبَصَرِ (احیاء العلوم ص ۲۲ جلد۲)

یعنی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ حضرت یحییٰ نبی علیہ السّلام نے شادی کی تھی مگر قربت نہ کی (کیونکہ یحییٰ علیہ السّلام حصور تھے) اور آپ نے شادی کا اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے اور سُنّت پوری کرنے کے لیے شادی کی تھی نیز بد نگاہی سے بچنے کے لیے۔

احادیثِ مبارکہ

حدیث نمبر ۱: سیّدِ دوعالم نبی مکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَقَدْ رَغِبَ عَنِّیْ۔ (احیاء العلوم ص ۲۲ جلد ۲، فتح الباری شرح بخاری ص ۱۱۱ جلد ۹)

نکاح میری سُنّت ہے لہٰذا جس نے میری سُنّت سے مُنہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔

حدیث نمبر ۲: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

(سنن ترمذی ص ۲۰۶ جلد ۱ ترغیب و ترہیب ص ۶۰۹ جلد ۲)

رحمتِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا چار چیزیں رسُولوں کی سُنّت سے ہیں:

۱۔ حیا ۲۔ خوشبو لگانا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ نکاح کرنا۔

حدیث نمبر ۳: جَآءَ رَهْطٌ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا

كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ آخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ وَلٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ ۔ (صحیح بخاری ص ۷۵۸ جلد ۲ صحیح مسلم ص ۴۴۹ جلد ۱ مع اختلاف یسیر مشکوٰۃ ص ۲۷ الترغیب الترہیب ص ۴۳، ۴۴ جلد ۳ نسائی شریف ص ۶۹ جلد ۲ سُنن الکبریٰ بیہقی ص ۷۷ جلد ۷

یعنی تین مرد اُمہات المومنین (ازواجِ مطہّرات) کی دربار میں پوچھنے آئے کہ رسُول اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم عبادت کتنی کرتے ہیں اور جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اس عبادت کو تھوڑا جانا اور بولے کہاں ہم اور کہاں اللّٰہ تعالیٰ کے نبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم حالانکہ نبیِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے اگلے پچھلے کوئی گناہ نہیں ہیں پھر ان میں سے ایک نے کہا میں آئندہ

ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں آئندہ ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا تیسرے نے کہا میں شادی نہیں کرونگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس جلوہ افروز ہوکر فرمایا تم نے یوں یوں کہا ہے لہٰذا کان کھول کر سن لو میں تم سب کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور متقی ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی روزہ نہیں رکھتا اور میں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور میں شادیاں بھی کرتا ہوں۔ سن لو جس نے میرے طریقے سے منہ موڑا وہ میری امت سے نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۱۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔

(رواہ ابوداؤد ص ۲۸۰ والنسائی ص ۷۰ جلد ۲ مشکوٰۃ ص ۲۶۷)

(الترغیب والترہیب ص ۴۶ جلد ۳، ابن حبان ص ۱۴۴ جلد ۶)

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میری امت تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہوں تاکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کرسکوں۔

حدیث نمبر ۵ تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (قوت القلوب ص ۴۹۶۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ص ۷۸)

شادیاں کرو تاکہ تمہاری نسل بڑھے اور میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری اُمتوں پر فخر کرسکوں (کہ دیکھو میری اُمت کتنی زیادہ ہے)۔

حدیث نمبر ۶ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الْاِیْمَانِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶۸)

(الترغیب والترہیب ص ۴۲ جلد ۳ ۔ مجمع الزوائد ص ۲۵۵ جلد ۴)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہوگیا اور نصف باقی میں اللہ سے ڈرے۔

حدیث نمبر ۷ مَنْ تَرَکَ التَّزْوِیْجَ مَخَافَۃَ الْعَیْلَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا (احیاء العلوم ص ۲۲ جلد ۲ قوت القلوب ص ۴۸۹)۔
سُنن الکبری باختلاف یسیر ص ۷۸

جس نے تنگدستی کے ڈر سے شادی نہ کی وہ میری امت سے نہیں ہے۔

نکاح کے فوائد

فائدہ نمبر (۱)

نکاح نبیِ اکرم حبیبِ محترم و دیگر انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ و سلام علیہ و علیہم اجمعین کی سُنّت ہے اور جو مسلمان شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سُنّتِ مُبارکہ سے محبت رکھے وُہ جنّتی ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ یَکُوْنُ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ ص ۹۶ جلد ۲ ۔ مشکوٰۃ ص ۳۰)

جس نے میری سُنّت کے ساتھ محبّت کی بیشک اس نے میرے ساتھ محبّت کی اور جس نے میرے ساتھ محبّت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔

اسی لیے مروی ہے:

وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُوْلُ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اِلَّا عَشْرَۃُ اَیَّامٍ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ لِکَیْ لَا اَلْقَی اللہَ عَزَبًا۔

(احیاء العلوم ص ۲۳ جلد ۲ ۔ قوت القلوب ص ۴۹۶)

سیدنا ابن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کر دوں گا کہ میری شادی ہوجائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔

یہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جذبہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نیز:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں طاعون میں فوت ہوگئیں، اور وہ خود بھی عارضہ طاعون میں مبتلا تھے تو فرمایا:

زَوِّجُوْنِیْ۔

یعنی میری شادی کردو کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار غیر شادی شدہ جاؤں۔

(احیاء العلوم ص ۲۳ جلد ۲ - قوت القلوب ص ۴۹۷)

اور یہ سنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی برکت ہے کہ رسول اکرم جبیب مکرم والی اُمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَضْلُ الْمُتَاَهِّلِ عَلَی الْعَزَبِ کَفَضْلِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلَی الْقَاعِدِ۔

(احیاء العلوم ص ۲۴ جلد ۲)

شادی شدہ مسلمان کی غیر شادی شدہ پر ایسی فضیلت ہے جیسی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کی فضیلت گھر بیٹھنے والے پر ہے۔

حکایت :

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ایک عابد شادی شدہ تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا کرتا تھا، اس کی بیوی فوت ہو گئی تو احباب نے اس عابد کو شادی کی پیش کش کی لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تنہائی بہت اچھی ہے دل پُرسکون رہتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس عابد نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ لوگ آسمانوں سے اُتر رہے ہیں اور ہَوا میں تیر رہے ہیں اور جب ان میں سے کوئی میرے پاس سے گزرتا تو کہتا "یہ ہے منحوس" یہ سُن کر دُوسرا کہتا ہاں یہی منحوس ہے پھر تیسرا پھر چوتھا یوں ہی کہتا لیکن میں ہیبت کی وجہ سے پُوچھ نہ سکا کہ کون منحوس ہے اور جب آخری ان کا میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پُوچھ لیا کہ وُہ کون منحوس ہے جس کی طرف آپ لوگ اشارہ کر رہے ہیں اس نے کہا وُہ آپ ہیں، میں نے اس سے پُوچھا میں منحوس کس وجہ سے ہُوں اس نے بتایا ہم آپ کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ اٹھایا کرتے

تھے لیکن جب سے آپ کی بیوی فوت ہوئی ہے، ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کے اعمال مخالفین کے اعمال کے ساتھ اُٹھائیں اور جب اس عابد کی آنکھ کھلی تو فرمایا :

زَوِّجُوْنِیْ ۔ زَوِّجُوْنِیْ ۔

یعنی میری شادی کرو میری شادی کرو ۔

(احیاء العلوم ص ۲۳ ج ۲)

حدیث پاک رَکْعَةٌ مِنَ الْمُتَاَهِّلِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً مِنَ الْعَزَبِ ۔

(احیاء العلوم ص ۲۴ ج ۲)

اس مضمون کی حدیث ملاحظہ ہو ۔ (لآلی المصنوعہ ص ۱۶/۲)

شادی شدہ کی ایک رکعت غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہے ۔ اور خواجہ اَبُو طالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

وَیَشْتَرِکُ فِیْ ذٰلِکَ النِّسَآءُ ۔

(قوت القلوب ص ۴۹۹)

یعنی یہ ساری فضیلتیں جو نکاح کی ہیں کہ شادی شدہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور شادی شدہ کی ایک رکعت غیر شادی شدہ کی ستّر رکعتوں

سے افضل ہے اس میں عورتیں بھی شریک ہیں ۔

نیز :

سیّدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

فُضِّلَ عَلَیَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِثَلَاثٍ بِطَلَبِ الْحَلَالِ لِنَفْسِہٖ وَلِغَیْرِہٖ وَاَنَا اَطْلُبُہٗ لِنَفْسِیْ فَقَطْ وَلِاِتِّسَاعِہٖ فِی النِّکَاحِ وَضِیْقِیْ عَنْہُ وَلِاَنَّہٗ نُصِبَ اِمَامًا لِلْعَامَّۃِ ۔

(احیاء العلوم صد۲۴ ج ۲ ۔ قوت القلوب ص ۴۹۶)

فرمایا کہ امام احمد بن حنبل مجھ پر تین وجہ سے درجے میں فائق ہیں، ایک یہ کہ وُہ طلبِ حلال اپنے لیے بھی کرتے ہیں اور دُوسروں کے لیے بھی اور میں صرف اپنے لیے کرتا ہُوں دوم یہ کہ امام احمد بن حنبل نے شادیاں کی ہیں مگر میں نے شادی نہیں کی سوم یہ کہ وہ مسلمانوں کے امام منتخب ہوتے ہیں ۔

نیز :

سیّدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں بعد وصال دیکھا اور پُوچھا آپ کو کیا مقام عطا ہُوا ہے فرمایا مجھے ستّر بڑے بڑے بلند سے بلند مرتبے عطا ہوتے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیاء کرام کے درجے

کو نہیں پہنچ سکا۔

(احیاء العلوم ص ۴۲ ج ۲ قوّت القلوب ص ۴۹۶)

انتباہ :

ایک طرف قرآن و حدیث ہے سُنّتِ مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے اور صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم، بزرگانِ دین، ولیوں، قطبوں، غوثوں کے اقوال وافعال ومعمولات ہیں دُوسری طرف ایک ہندوانہ رسم ہے کہ دوسری شادی کو بُرا اور معیوب سمجھا جاتا ہے اور طعن وتشنیع کی جاتی ہے اور اس بدرسم کی تائید نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ صحابہ کرام وائمہِ دین سے ہے بلکہ احادیثِ مُبارکہ میں اس کا فرانہ اور ہندوانہ رسم کی مذمّت آتی ہے۔ لہٰذا اگر مُسلمان بھی اس رسم کی وجہ سے دوسری شادی کو بُرا جانیں تو یہ سراسر ایمان کی کمزوری ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔ وَھُوَ نعم الوَکیل۔

اور یہ ایمان کی کمزوری ہی کا شاخسانہ ہے کہ اگر کوئی سُود کا لین دین کرتا ہے اسے اتنا معیوب اور بُرا نہیں جانا جاتا حالانکہ سُود ایسا گناہ ہے کہ سُود کا ایک درہم کھانا چھتیس۳۶ بار زنا کرنے سے بُرا ہے۔

(دارقطنی ، مشکوٰۃ شریف)

اور اگر کوئی شراب پیتا ہے اسے اتنا معیوب نہیں جانا جاتا حالانکہ شرابی کے متعلق سرکاری فرمان ہے کہ شرابی جنت نہیں جاسکتا اور اگر کوئی نکاح ثانی کر لیتا ہے اسے موردِ عتاب گردانا جاتا ہے اور طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں حالانکہ نکاح نبیوں رسولوں کی سُنّت ہے جیسے کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

فالی اللہ المشتکی۔

نکاح بیوگان کو بُرا جاننا یہ کافرانہ اور ہندوانہ رسم ہے اور اس بدرسم کو توڑنے کے لیے بزرگانِ دین علمائے راسخین نے کتابیں لکھیں ان میں ایک سیّدی وسندی محدّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ نے اسی سلسلہ میں ایک کتاب لکھی "نکاح بیوگان" اس میں سے ایک حوالہ پیشِ خدمت ہے۔

یاد رکھو کہ جو نکاح بیوگان پر یہ جانتے ہوئے کہ یہ سُنّتِ رسول ہے اس قسم کے فقرے کستا ہے وُہ شریعت کے ساتھ استہزا اور سُنّت کا استخفاف اور امہات المؤمنین کی توہین کرتا ہے اور یہ استہزا اور استخفاف باتّفاق ائمہ اسلام کُفر صریح ہے، اس کہنے والے کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی وُہ جلد سے جلد اس کُفر سے توبہ کرکے اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے۔

ماہنامہ آستانہ ص ۹۷ شمارہ نمبر ۳ - ۴ مارچ، اپریل ۱۹۹۷ء

نیز : سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد وصال فرمایا :

قَالَ لِیْ مَا کُنْتُ اَحِبُّ اَنْ تَلْقَانِیْ عَزَبًا ۔

(احیاء العلوم ص۲۱ ج ۲ - قوت القلوب ص۴۹۶)

میرے رَبّ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے بشر مجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے دربار بغیر شادی کے آتا ۔

انتباہ : مسلمان کو چاہیے کہ وہ سُنّتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نیّت سے شادی کرے کیونکہ مندرجہ بالا جتنے فضائل نکاح کے مذکور ہوتے ہیں یہ سب سُنّتِ مُبارکہ کی برکت ہے ورنہ صرف شادی تو سارے ہی کرتے ہیں - ہندو بھی ، سکھ بھی ، یہودی بھی دہریے بھی سب ہی کرتے ہیں الحاصل نیّت پر دار و مدار ہے ۔

حکایت :

ایک شخص اپنے مکان میں روشن دان بنا رہا تھا وہاں سے کسی اللہ والے کا گزر ہوا آپ نے اس سے پُوچھا کیا کر رہا ہے اس مالک مکان نے کہا روشندان بنا رہا ہوں تاکہ ہَوا آیا کرے یہ سُن کر اللہ والے نے فرمایا ارے بندہ خُدا کیوں نیّت نہیں کرتا کہ روشندان بناؤں تاکہ اذان کی آواز آیا کرے اور پھر تجھے ہَوا جھونکے میں آجایا کرے گی - لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ جو کام بھی کرے سُنّت جان کر کرے ، شادی کرے

تو اتّباعِ سُنّت کی نیّت سے کرے جبھی تو ہم خرما و ہم ثواب ہوگا۔

وَاللہ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل۔

اور یہ سُنّت مُبارکہ کی ہی برکت ہے کہ سیّدنا امام الائمہ امام اعظم اَبُوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نکاح کرنا تخلی بالعبادۃ سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم ص ۲۱، ۲۲)

یعنی ایک مُسلمان شادی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہے رات کو جاگ کر عبادت کرتا ہے دن کو روزے رکھتا ہے دُوسرا مُسلمان جس نے سُنّت کے مطابق شادی کی ہے لیکن وُہ راتوں کو قیام نہیں کرتا اور نفلی روزے نہیں رکھتا تو یہ دُوسرا اس پہلے سے افضل ہے کیونکہ اس دُوسرے نے سُنّتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کو اپنایا ہے۔

فائدہ نمبر ۲

نکاح صالح اولاد کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نیک اولاد بخشش اور رفع درجات کا بہترین ذریعہ ہے حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

رواہ احمد، مشکوٰۃ ص ۲۰۶، سُنن الکبریٰ بیہقی ص ۷۹ ج ۷ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۷ ج ۲

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنّت میں کسی مومن بندے کے درجے بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ یہ میرے درجے کسی وجہ سے بلند کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے تیرے بیٹے نے تیرے لیے دُعا استغفار کی ہے اس وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں۔

اور کشف الغمہ میں بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ کی جگہ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ ہے۔

(کشف الغمہ ص ۵۲ ج ۲ سنن الکبریٰ بیہقی ص ۷۹ جلد ۷)

یعنی اے بندے تیرے درجے بلند اس لیے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے رفع درجات کی دُعا کی ہے

اس سے معلوم ہوا کہ انسان نیک اولاد چھوڑ جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے اور یہ سب نکاح کے ثمرات میں سے ہے۔

اس لیے شادی نہ کرنے والوں کے لیے شدید انتباہ آیا ہے۔

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَبَتِّلِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا نَتَزَوَّجُ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَبَتِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ یَقُلْنَ لَا نَتَزَوَّجُ۔

(قوت القلوب ص ۴۹۹)

یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اور لعنت کرے اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں پر جو یہ کہتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی۔

اسی وجہ سے اس عورت کو جس نے خاوند کے حقوق کے متعلق سوال کیا اور بعد میں کہا فَلَا اَتَزَوَّجُ میں شادی نہیں کروں گی یہ جواب سُن کر شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بَلٰی فَتَزَوَّجِیْ فَاِنَّہٗ خَیْرٌ۔ تو شادی کر یہی تیرے لیے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث پاک ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اَتَتْ فَتَاۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ فَتَاۃٌ اُخْطَبُ وَاِنِّیْ اَکْرَہُ التَّزْوِیْجَ فَمَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْاَۃِ فَقَالَ لَوْ کَانَ مِنْ فَرْقِہٖ اِلٰی قَدَمِہٖ صَدِیْدٌ فَلَحِسَتْہُ مَا اَدَّتْ شُکْرَہٗ قَالَتْ فَلَا اَتَزَوَّجُ قَالَ بَلٰی فَتَزَوَّجِیْ فَاِنَّہٗ خَیْرٌ۔

(قوت القلوب ص ۵۱۵)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ایک جوان عورت نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جوان عورت ہوں اور میرا رشتہ طلب کیا جا رہا ہے لیکن میں شادی کو پسند نہیں

کرتی لہٰذا فرمایا جائے کہ خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے یہ سن کر والیٔ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر خاوند کو سر سے قدموں تک پیپ بہتی ہو اور بیوی اس کو چاٹ لے تو پھر بھی خاوند کا حق ادا نہ ہوا یہ سن کر اس عورت نے کہا میں شادی نہیں کروں گی اس پر فرمایا شادی کر اسی میں بہتری ہے۔

الحاصل نیک اولاد حاصل کرنے کا ذریعہ نکاح ہے اور پھر اولاد کی وجہ سے جو انعامات قیامت کے دن عطا ہوں گے ان کا اندازہ کرنا مشکل ہے چنانچہ سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ الْاَطْفَالَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ مَوْقِفِ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ عَرْضِ الْخَلَائِقِ لِلْحِسَابِ فَیُقَالُ لِلْمَلَائِکَۃِ اِذْھَبُوْا بِھٰؤُلَاءِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَقِفُوْنَ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَھُمْ مَرْحَبًا بِذَرَارِیِ الْمُسْلِمِیْنَ اُدْخُلُوْا لَاحِسَابَ عَلَیْکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْنَ اٰبَاءُنَا وَاُمَّھَاتُنَا فَیَقُوْلُ الْخَزَنَۃُ اِنَّ اٰبَاءَکُمْ وَاُمَّھَاتِکُمْ لَیْسُوْا مِثْلَکُمْ اِنَّہٗ کَانَتْ لَھُمْ ذُنُوْبٌ وَسَیِّئَاتٌ فَھُمْ یُحَاسَبُوْنَ عَلَیْھَا

وَيُطَالَبُوْنَ قَالَ فَيُضَاغِضُوْنَ وَ يَضَجُّوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ضَجَّةً وَاحِدَةً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا هٰذِهِ الضَّجَّةُ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَطْفَالُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالُوْا لَا نَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَعَ آبَائِنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تَخَلَّلُوا الْجَمْعَ فَخُذُوْا بِاَيْدِيْ آبَائِهِمْ فَادْخِلُوْا هُمَ الْجَنَّةَ ۔

(احیاء العلوم ص ۲۸)

قیامت کے دن جب حساب شروع ہوگا اور میدان حشر میں مُسلمانوں کے بچّے جمع ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا ان بچّوں کو جنّت لے جاؤ۔ وُہ بچّے جب جنّت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہاں رُک جائیں گے فرشتے ان سے کہیں گے مرحبا مرحبا یہ مُسلمانوں کے بچّے ہیں، لے بچّو جنّت میں داخل ہوجاؤ کیونکہ تم پر کوئی حساب نہیں یہ سُن کر وُہ بچّے کہیں گے اے فرشتو ہمارے ماں باپ کہاں ہیں ان سے جنّت کے فرشتے کہیں گے تمہارے والدین تم جیسے نہیں ان کے ذمّہ گناہ اور غلطیاں ہیں لہٰذا ان کا حساب ہوگا یہ سُن کر وُہ بچّے جنّت کے دروازہ پر چیخیں گے اور شور مچائیں گے اللہ تعالیٰ جو کہ سب کچھ جانتا ہے فرشتوں سے پُوچھے گا یہ شور کیسا ہے ملائکہ کرام عرض کریں گے یا اللہ یہ مُسلمانوں کے بچّے ہیں

وُہ رو رہے ہیں اور کہتے ہیں ہم اپنے والدین کے بغیر جنّت نہیں جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! محشر کے میدان میں گھوم جاؤ اور ان بچّوں کے والدین کو تلاش کرکے ان کے ساتھ ہی جنّت بھیج دو۔

نتیجہ :

ان بچّوں کے والدین ان کی برکت سے بغیر حساب ہی جنّت پہنچ جائیں گے اور یہ ساری برکتیں شادی کی ہیں جس کی وساطت سے اولاد ہوئی۔

نیز :

سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلی اُمّتوں میں ایک عابد تھا جو کہ عبادت کی وجہ سے زمانہ بھر میں مشہور تھا لیکن اس نے شادی نہیں کی تھی اور جب اس عابد کا ذکر اس وقت کے نبی علیہ السّلام کے سامنے کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا وُہ عابد بہت اچّھا ہے کاش وُہ ایک سُنّت کا تارک نہ ہوتا اور جب اس عابد کو یہ خبر پہنچی تو وُہ بڑا پریشان ہُوا اور وہ اپنے زمانہ کے نبی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا حضور وہ کونسی سُنّت ہے جس کا میں تارک ہُوں فرمایا وہ سُنّت نکاح ہے یہ سُن کر عابد نے عرض کیا مَیں نکاح کو ناجائز یا حرام نہیں کہتا لیکن میں تنگدست ہُوں میں شادی نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السّلام نے فرمایا میں تجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دیتا ہُوں، اور آپ نے اپنی بیٹی کا

اس عابد کے ساتھ نکاح کر دیا۔ (احیاء العلوم ص ۴۲ ج ۲)

نیز:

سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نیک اور صالح آدمی کو نکاح کی پیش کش کی جاتی تو وہ انکار کر دیتے کچھ دنوں کے بعد وُہ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمایا: زَوِّجُوْنِیْ میری شادی کر دو احباب نے شادی کرنے کے بعد استفسار کیا کہ جناب پہلے تو آپ انکار کرتے رہے اور پھر خود ہی فرمایا ہے کہ میری شادی کر دو اس کی کیا وجہ ہے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور مخلوقِ خدا اکٹھی ہے میں بھی ان میں ہوں، مجھے سخت اور تباہ کن پیاس لگی ہے بلکہ ساری خُدائی پیاس سے تڑپ رہی ہے اچانک دیکھا کہ کچھ بچّے آگئے ان پر نُور کے رومال ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں اور وُہ بچّے ایک ایک کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑے جا رہے ہیں میں نے ایک بچّے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا مجھے بھی پانی پلاؤ مجھے پیاس ہلاک کر رہی ہے یہ سُن کر اس بچّے نے کہا ہم میں آپ کا کوئی نہیں ہے ہم تو اپنے والدین کو پانی پلاتے ہیں میں نے پُوچھا تم کون ہو اس بچّے نے بتایا ہم مُسلمانوں کے وہ بچّے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے

تھے اور جب میں بیدار ہوا تو آپ احباب سے کہا میری شادی کر دو یہ اس لیے ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی بیٹا عطا کرے اور وہ بچپن میں فوت ہو جائے اور میرے لیے آگے کا سامان یعنی روزِ قیامت پانی پینے کا سبب بن جائے۔ (احیاء العلوم ص ۲۸ ج ۲)

نیز

نکاح کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ والدین کو اولاد کی پرورش اور نگہداشت میں مشقت اُٹھانا پڑتی ہے اور یہ باعثِ اجرِ عظیم ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مبارک ایک دن جہاد (جنگ) میں شریک تھے، تو اس حالت میں اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوئی ایسا بھی عمل ہے جو ہمارے اس جہاد والے عمل سے بھی فوقیت رکھتا ہو اور باعثِ اجر ہو دوستوں نے عرض کیا ہمیں تو ایسے عمل کا علم نہیں تو فرمایا میں وہ عمل جانتا ہوں پھر دوستوں کے استفسار پر فرمایا وہ جہاد سے افضل عمل یہ ہے کہ کسی مسلمان کے بچے ہوں ان بچوں کو رات سوتے میں کپڑا اتر جاتا ہے تو باپ میٹھی نیند چھوڑ کر ان بچوں کو سنبھالتا ہے ان کو کپڑے سے ڈھانپتا ہے اور یہ عمل اس جہاد والے عمل سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم ص ۳۳ ج ۲)

نیز :

سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک عالمِ دین کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا فضل ہے کہ اس نے مجھے ہر نیک عمل کی توفیق عطا کر کے مجھے حج کی نعمت اور جہاد کی نعمت سے بھی نوازا ہے یہ سُن کر اس بزرگ (عالمِ دین) نے فرمایا لیکن تُو ابدال کے اعمالِ خیر کو نہیں حاصل کر سکا عرض کیا وہ کیا ہیں فرمایا وہ اہل و عیال کے لیے کسبِ حلال کا طلب کرنا ہے۔

(احیاء العلوم ص ۲۳ جلد ۲، قوّت القلوب ص ۵۰۹)

نیز

حدیثِ پاک میں ہے:

مَنْ حَسُنَتْ صَلَاتُهٗ وَكَثُرَ عِيَالُهٗ وَقَلَّ مَالُهٗ وَلَمْ يَغْتَبِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ۔

(احیاء العلوم ص ۲۳ جلد ۲، قوّت القلوب ص ۵۰۹)

یعنی جس مسلمان کی نماز اچھی ہو اور اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں مال کی قلّت ہو اور وہ مسلمان غیبت سے بچا رہے وہ میرے ساتھ جنّت میں یوں ہو گا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ہیں۔

نیز:

سیّدنا حبیبِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے:

مِنَ الذُّنُوبِ لَا یُکَفِّرُهَا اِلَّا الْهَمُّ بِطَلَبِ الْمَعِیْشَةِ ۔ (احیاء العلوم ص ۴۲ جلد ۲، قوت القلوب ص ۵۰۹)

بندے کے کچھ ایسے بھی گناہ ہوتے ہیں کہ ان کا کفّارہ صرف رزقِ حلال کی طلب ہے۔

نیز:

سیّدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا حضور میرے اہل و عیال بہت زیادہ ہیں اور فقر و فاقہ نے مجھے پریشان کر رکھا ہے لہٰذا میرے لیے دُعا کریں یہ سُن کر فرمایا جب تیرے اہل وعیال بھوک سے روئیں تو اس وقت تُو میرے لیے دُعا کر کیونکہ اس وقت تیری دُعا میری دعا سے افضل ہوگی۔ (قوت القلوب ص ۵۰۹)

مندرجہ بالا واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ شادی بہت بڑی اور مقبول ترین نیکی ہے۔

اَللّٰھُمَّ وفقنا لما تحب وترضی ۔

پھر یہ کہ اگر اولاد میں بیٹیاں ہونگی اور وُہ باپ ان کی پرورش کریگا تو یہ بیٹیاں دوزخ سے بچنے اور جنّت جانے کا ذریعہ بنیں گی۔ (حدیث)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ جَائَتْنِیْ اِمْرَأَۃٌ مَعَہَا ابْنَتَانِ لَہَا تَسْأَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ فَاَعْطَیْتُہَا اِیَّاہَا فَقَسَّمَتْہَا بَیْنَ ابْنَتَیْہَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْہَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ہٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْہِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص ۴۲۱، مسلم ص ۳۳۰ جلد ۲ ترمذی ص ۲۱/۲)

(بخاری ص ۸۸۷ جلد ۲، الترغیب والترہیب ص ۶۶ جلد ۳)

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں وہ عورت مجھ سے سوال کرنے آئی تھی لیکن میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کوئی چیز نہیں تھی میں نے اس کو وہ کھجور دیدی اس نے اس کھجور کے دو حصّے کیے اور ایک ایک حصّہ دونوں بچیوں کو دیدیا خود کچھ نہ کھایا اور جب وہ عورت چلی گئی تو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے آئے میں نے عورت والا واقعہ عرض کیا تو سُن کر فرمایا جس مسلمان کی بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لیے

دوزخ سے حجاب بن جائیں گی دوزخ سے بچنے کا سبب بن جائیں گی۔

حدیث پاک:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنَا وَھُوَ ھٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ دونوں بالغ ہوگئیں وہ مسلمان قیامت کے دن میرے ساتھ یوں ہوگا جیسے یہ انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

(الترغیب والترہیب ص ۳۰ ۳ جلد ۳، مسلم ص ۳۰ ۳ جلد ترمذی ص ۲۱ جلد ۲)

حدیث پاک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَاْدِھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ

(مشکوٰۃ ص ۴۲۳) (رواہ ابوداؤد) (الترغیب والترہیب ص ۴۹ ج ۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بیٹی ہو اور وہ اس کو نہ تو زندہ درگور کرے اور نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ وہ اپنی بیٹی پر بیٹے کو ترجیح دے اللہ تعالٰے ایسے کو جنّت عطا کرے گا۔

فائدہ نمبر۲

نکاح کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد اگر انسان بدکاری اور بدنگاہی (غلط نظر) سے بچنا چاہے تو بآسانی بچ سکتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

(صحیح بخاری ص ۷۵۸ جلد ۲ صحیح مسلم ص ۴۴۹ ۔ مشکوۃ ص ۲۶۷)

(الترغیب والترہیب ص ۴۰ جلد ۳ ، ابوداؤد ص ۲۷۹ جلد ۱)

فرمایا رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے نوجوانو! جو

کوئی تم میں سے نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ شادی کرے کیونکہ شادی کرنے سے انسان بدنگاہی اور بدکاری سے بچ جاتا ہے اور اگر کسی کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

انتباہ :

یہ جو کہا گیا ہے کہ جو بدکاری اور بدنگاہی سے بچنا چاہیے یہ اس لیے ہے کہ جو بچنا ہی نہ چاہے تو وہ خواہ کتنی شادیاں کرے اس کو کچھ فائدہ نہیں ہے حالانکہ زنا ایسا گناہ ہے کہ آخرت کو تباہ کر دیتا ہے اور ایمان کو برباد کر دیتا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا ۔

اے بندو زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ زنا سراسر بےحیائی اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا ذریعہ ہے اور بہت بُرا راستہ ہے نیز حدیث میں ہے :

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔

(مسلم شریف ص ۵۵ جلد ۱) (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۷) (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۶۹)

زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِیْ قَرْیَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا اَنْفُسَهُمْ عَذَابَ اللّٰهِ۔ (جامع صغیر)

جب کسی بستی کسی شہر میں زنا اور سُود عام ہوتا ہے تو گویا اس بستی اور شہر والوں نے اپنے اوپر عذابِ الٰہی کو دعوت دیدی ہے۔

نیز حدیثِ پاک میں ہے:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَی الزُّنَاةِ (جامع صغیر)

زنا کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

وَاِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَیُؤْذِیْ اَهْلَ النَّارِ نَتْنُ رِیْحِهَا۔ (جامع صغیر)

دوزخ میں دوزخ والے لوگ زانی مردوں اور عورتوں کی شرمگاہوں سے جو بدبُو پھیلے گی اس سے سخت تکلیف اُٹھائیں گے۔

بدنگاہی (غلط نظر) کا وبال۔

جو لوگ بیگانی عورتوں کو غلط نظر سے دیکھتے ہیں قیامت کے دن ان کی آنکھوں میں سیسہ (قلعی) ڈالا جائے گا۔ (زواجر ہندی)۔

حدیثِ پاک میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظْرَۃُ سَھْمٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْسَ۔ (نزہۃ الناظرین ص ۲۰۶)

(در منثور ص ۴۱ ۔ مستدرک امام حاکم ص ۳۱۴ جلد ۴، الترغیب ص ۳۴ ج ۳)

بری نظر شیطان کے تیروں میں ایک تیر ہے (کہ جس کو لگ گیا اس کا بدکاری سے بچنا مشکل ہے)۔

وَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِیَّاکُمْ وَالنَّظْرَۃَ فَاِنَّھَا تَزْرَعُ فِی الْقَلْبِ شَھْوَۃً وَکَفٰی بِھَا فِتْنَۃً

(نزہۃ النّاظرین ص ۲۰۶)

سیّدنا عیسٰی علیہ السّلام نے فرمایا اے لوگو اپنے آپ کو بُری نظر سے بچاؤ "کسی عورت یا لڑکے کی طرف غلط نظر سے نہ دیکھو" کیونکہ بُری نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے اور یہ فتنہ کے لیے کافی ہے۔

نیز

سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا:

یَقُوْلُ اِبْلِیْسُ ھِیَ قَوْسِیَ الْقَدِیْمَۃُ الَّتِیْ اَرْمِیْ بِھَا وَسَھْمِیَ الَّذِیْ لَا یُخْطِیْ بِہٖ یَعْنِی النَّظْرَۃَ

(نزہۃ النّاظرین ص ۲۰۶)

شیطان (ابلیس) کہتا ہے میری نظر میرا تیر کمان ہے جس کو لگ جائے خطا نہیں جاتا۔

نیز :

نزہتہ النّاظرین میں ہے ایک شخص مرگیا بعد میں کسی کو خواب میں ملا تو اُس نے پُوچھا کیا حال ہے اس مرنے والے نے بتایا اللّٰہ تعالٰی نے میرے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں مگر ایک گناہ کے بدلے مجُھے کھڑا رکھا حتّٰی کہ میرے چہرے کا گوشت گر گیا خواب دیکھنے والے نے پُوچھا وُہ کونسا گناہ ہے بتایا وُہ یہ ہے کہ ایک دن میں نے ایک خوبصُورت لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا۔ (نزہتہ الناظرین ص ۲۰۶)

تنبیہ

اجنبیہ (بیگانی) عورت کو بنظرِ شہوت دیکھنا حرام چھُونا حرام بوس وکنار کرنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے جیسے کہ بعض کتابوں میں آیا ہے جو شخص غیر عورت کو بنظرِ شہوت دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ (سکّہ) پگھلا کر ڈالا جائے گا الحاصل غیر عورت کو جیسے دیکھنا، چھُونا، گفتگو کرنا سخت گناہ ہے، اتنا ہی اپنی بیوی کو بنظرِ شہوت دیکھنا، چھُونا، گفتگو کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ خواجہ اَبُو طالب مکّی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اپنی کتاب

قوت القلوب میں فرمایا:

وَاَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا لَاعَبَهَا بَعْلُهَا وَقَبَّلَهَا كَثُرَتْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِذَا اغْتَسَلَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَهُمَا ۔ (قوت القلوب ۵۰۰)

یعنی جب عورت کے ساتھ اس کا خاوند کھیلتا ہے اور اس کے بوسے لیتا ہے تو اس کو اتنی نیکیاں ملتی ہیں جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوں اور جب دونوں غسل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پانی کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گا اور اس تسبیح کا ثواب دونوں (خاوند۔بیوی) کو عطا ہوگا۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَظَرَ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ وَنَظَرَتْ اِلَيْهِ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِمَا نَظَرَ رَحْمَةٍ فَاِذَا اَخَذَ بِكَفِّهَا تَسَاقَطَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِنْ خِلَالِ اَصَابِعِهِمَا ۔ (جامع صغیر ص ۱)

جب مرد اپنی بیوی کو دیکھتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جب خاوند اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں (خاوند۔بیوی) کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتّٰی کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

زِندگی کے
دو پہیّے
(خاوند = بیوی)

حُقوق الزوجین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدٰانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھۡتَدِیَ لَوۡلَا اَنۡ ھَدٰنَا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ بَعَثَہُ اللّٰہُ رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ!

جس گاڑی کے دو پہیّے ہوں اگر اس کے دونوں پہیّے برابر ہوں تو وُہ گاڑی سیدھی چلتی ہے اور رواں دواں منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہے اور اگر گاڑی کے دونوں پہیّے برابر نہ ہوں بلکہ ایک چھوٹا ایک بڑا ہو تو وہ گاڑی سیدھی نہیں چل سکتی یونہی زندگی کے دو پہیّے ہیں [۱] خاوند [۲] بیوی لہٰذا اگر یہ دونوں برابر ہوں تو زندگی کی گاڑی سیدھی چلتی ہے ، اور رواں دواں چلتی ہوئی جنّت پہنچ جاتی ہے اور اگر یہ دونوں زندگی کے

پہیئے برابر نہ ہوں تو زندگی اجیرن بن جاتی ہے یہ زندگی کی گاڑی سیدھی چل نہیں سکتی بلکہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے ۔

تنبیہ :

خاوند بیوی میں برابری کا معیار وُہ معتبر نہیں جو انسان کا بنایا ہوا ہے بلکہ برابری کا معیار وُہ معتبر ہے جو خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے عطا کیا ہے لہٰذا جن قوموں نے خاوند بیوی کے درمیان برابری کا معیار خود ایجاد کیا ہے وُہ قومیں بربریت کا شکار ہو گئیں وُہ بے حیائی بے راہروی اور بدمعاشی کی وادی میں کھو گئیں ۔ ان کا معاشرہ حیوانیت، غلاظت اور گندگی کا نقشہ پیش کر رہا ہے ۔ جس کا دل چاہے وُہ یورپ جا کر دیکھ لے ۔ اور جن قوموں نے برابری کا وُہ معیار اپنایا جو ان کو اللہ تعالٰی اور اُس کے سچّے رسُول نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے عطا کیا ہے ۔ ان قوموں نے مقصدِ حیات پا لیا ہے اور وہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہو گئیں اور ان کی زندگی کی گاڑی رواں دواں فردوسِ اعلیٰ میں پہنچ گئی ۔ اَللّٰھم اجعلنا منھم ۔

الحاصل ...... خاوند، بیوی میں برابری کا معیار یہ ہے کہ جن حقوق کی ذمّہ داری اللہ تعالٰی نے اور اس کے سچّے رسُول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بیوی پر ڈالی ہے وہ خاوند کے حقوق پورے کرے اور جن حقُوق کی

ذمہ داری شریعت مطہرہ نے خاوند پر ڈالی ہے وہ اپنی بیوی کے حقوق پورے کرے تو دُنیا میں بھی خوشگوار زندگی بسر ہوگی اور آخرت میں بھی دونوں کو سرخروئی حاصل ہوگی۔

فائدہ :

جب مرد و عورت کی آپس میں شادی ہوتی ہے تو خاوند بیوی کے درمیان شدید ترین محبّت پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسی طبعی محبّت اور کسی موقع پر ہو ہی نہیں سکتی فرمایا رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے

لَمْ تُرَ لِلْمُتَحَابَیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶۸)۔

یعنی جیسی نکاح میں محبّت ہوتی ہے ایسی محبّت کہیں نہیں دیکھی گئی۔ زاں بعد چونکہ دُنیا میں خاوند بیوی کے اپنے اپنے جذبات ہیں لہٰذا اس اختلافِ جذبات کی وجہ سے خاوند بیوی کے درمیان محبّت میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے پھر اگر جذبات کا اختلاف معمولی ہو تو اس خُداداد محبّت

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّۃً وَرَحْمَۃً (قرآن مجید)

یعنی ہم نے خاوند بیوی کے درمیان محبّت و رحمت پیدا کر دی ہے۔ کی وجہ سے اختلاف پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر جذبات میں زیادہ اختلاف و افتراق ہو تو پھر ساری زندگی عذاب بن جاتی ہے یا پھر

طلاق اور قطع تعلق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہاں ہاں جنّت میں جنّتی بیویوں کے اپنے کوئی جذبات نہ ہوں گے بلکہ ان کے جذبات ہمیشہ یہی رہیں گے کہ خاوند کو راضی رکھا جائے چنانچہ جنّتی بیویاں یوں گویا ہونگی

نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ اَبَدًا

ہم ہمیشہ ہی راضی رہیں گی ہم کبھی ناراض نہ ہونگی۔ بدیں وجہ جنّت میں خاوند بیوی کے درمیان جو شدید تر محبّت ہوگی اس میں کمی آ ہی نہیں سکتی بلکہ وُہ محبّت بڑھتی ہی جائے گی، خواہ لاکھوں سال گزر جائیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔

یعنی اے بندو اگر زندگی ہے تو وُہ آخرت کی (جنّت) کی زندگی ہے کاش بندے اس بات کو جانیں سمجھیں اور اس ابدی زندگی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اور جب یہ امر مسلّم ہے کہ دُنیا میں خاوند بیوی کے اپنے اپنے جذبات و مفادات ہوتے ہیں اور ان جذبات کی وجہ سے ان کے آپس میں اختلافات رونما ہونے شروع ہو جاتے ہیں خاوند چاہتا ہے کہ میری مانی جائے۔ بیوی میری لونڈی بن کر رہے اور بیوی

چاہتی ہے کہ خاوند رن مُرید بن کر رہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زندگی کی گاڑی سیدھی نہیں چلتی لیکن اگر خاوند بیوی دونوں ہی ان حقوق کی نگہداشت کریں جو ان کو ان کے ربّ کریم نے سونپے ہیں تو گویا دونوں پہیے برابر ہو گئے اب گاڑی سیدھی چلے گی۔ اور رواں دواں جنّت الفردوس پہنچ جائے گی اس مختصر سی تمہید کے بعد خاوند بیوی کے حقوق بیان کیے جاتے ہیں تاکہ میرے مسلمان بھائی اپنے اپنے حقوق پُورے کر کے مقصدِ حیات حاصل کر سکیں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الاّ باللّٰہ۔

بیوی کے حقوق

بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ خوش خلقی نرمی اور محبّت کے ساتھ زندگی بسر کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے :

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (قرآنِ مجید)

یعنی اے مردو اپنی بیویوں کے ساتھ اچّھے طریقے سے زندگی بسر کرو ۔

اور اس معروف یعنی اچّھے طریقے سے زندگی بسر کرنے کی تفسیر رسُولِ اکرم حبیبِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے قولاً اور عملاً دونوں طرح سے بیان فرما دی ہے ۔

(معروف کی قولی تفسیر)

حدیث نمبر ۱ ارشادِ گرامی ہے :

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ۔

(احیاء العلوم ص ۴۵ جلد ، نزہتہ الناظرین ص ۶۶)

بے شک کامل ایمان والا وہ ہے جس کا خلق اچّھا ہو اور وہ اپنی

بیوی کے ساتھ نرمی سے پیش آوے۔

حدیث نمبر ۲ :

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآءِهِمْ وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ ۔

(کشف الغمہ ص ۷۹ جلد ۲ ، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۲ ، ترمذی شریف ص ۱/۲۷)

(مسند امام احمد ص ۳۹۶ ، ص ۲۰۸ جلد ۷ قال احمد الشاکر

(اسنادہ صحیح (۶۲ ۱۰۰) (الترغیب والترہیب ص ۴۹ ج ۳)

مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور اے میری اُمّت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر زندگی بسر کرے اور بیوی کے ساتھ لطف و مہربانی کرے اور اے میری اُمّت میں تم سب سے اپنے گھر میں بہتر زندگی بسر کرتا ہوں۔

حدیث نمبر ۳ :

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ مَا اَکْرَمَ النِّسَآءَ اِلَّا کَرِیْمٌ وَلَا اَهَانَهُنَّ اِلَّا لَئِیْمٌ ۔

(جامع صغیر ص ۱۱ ج ۲ ، ترمذی شریف ص ۲۵۲ جلد ۲، الترغیب والترہیب ص ۴۹/۳)

اے میری اُمّت تم میں سے بہتر وُہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی) کے ساتھ بہتر ہے۔ اور میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں بیوی کی عزّت کرنے والا کریم ہے اور بیوی کو ذلیل کرنے والا کمینہ ہے۔

حدیث نمبر ۴ :

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ مَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَ فِیْھَا عِوَجٌ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ، مسلم شریف ص ۴۷۵ جلد ۱ ، مشکوٰۃ ص ۲۸۰ (الترغیب والترہیب ص ۵۰ جلد ۳)۔

اے میری اُمّت بیویوں کے حق میں میری اچّھی نصیحت پر عمل کرو (ان کے ساتھ اچّھا سلوک رکھو) کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا وُہ سیدھی نہیں رہ سکتی اگر تم اسکے ٹیڑھے پن کے ساتھ گزارا کر سکو تو کرو اور اگر تم چاہو کہ وُہ بالکل سیدھی ہو جائے تو وُہ ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی لہٰذا تم اپنی بیویوں کے بارے میں میری اچّھی نصیحت پر عمل کرو اور اس ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارہ کرو۔

حدیث نمبر ۵ :

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اُخْرٰى ۔ (کشف الغمہ ص ۷۹ جلد ۲ مسند امام احمد ۸۳۴۵ ص ۲۹۰ جلد ۸ قال احمد الشاکر اسنادہ صحیح، صحیح مسلم ص ۴۷۵/۱) مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۹۵ جلد ۲ — الترغیب والترہیب ص ۵۵ جلد ۳ ۔

رسولِ اکرم نبیِ رحمت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مومن اپنی ایماندار بیوی کے ساتھ بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک خصلت ناپسندیدہ ہے تو دوسری خصلت اسکی پسندیدہ ہوگی۔

نیز قرآن مجید میں ہے :

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔

یعنی بیویوں کے ساتھ اچھّے طریقے سے زندگی گزارو اور اگر تم بیوی کو ناپسند کرو تو ممکن ہے اللّٰہ تعالیٰ اس میں بہت زیادہ خیر اور بھلائی کردے ۔

حدیث نمبر ۶ :

مَنْ صَبَرَ عَلٰی سُوْءِ خُلُقِ امْرَأَتِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَا اَعْطٰی اَیُّوْبَ عَلٰی بَلَائِہٖ وَمَنْ صَبَرَتْ عَلٰی سُوْءِ خُلُقِ زَوْجِھَا اَعْطَاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِثْلَ ثَوَابِ آسِیَۃَ اِمْرَاۃِ فِرْعَوْنَ ۔

(احیاء العلوم ص ۴۲ جلد ۲)

جو خاوند اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ ایوب علیہ السّلام کو ان کی آزمائش پر صبر کرنے سے عطا ہوا۔ اور جو بیوی اپنے خاوند کی بدخلقی پر صبر کرے اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ فرعون کی ایماندار بیوی آسیہ کو عطا ہوا ۔

تنبیہ :

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایوب علیہ السّلام کے درجے کو پہنچ گیا ، کیونکہ غیر نبی کسی نبی علیہ السّلام کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور اجر و ثواب میں تمثیل بھی صرف ترغیب کیلئے ہے کیونکہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی اور ترغیب و ترہیب کے لیے شریعتِ مطہرہ میں اسکے

بے شمار نظائر ہیں (فافہم)

۷ - سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا:

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَيْسَ حُسْنُ الْخُلُقِ مَعَهَا كَفَّ الْاَذٰى عَنْهَا بَلْ اِحْتِمَالُ الْاَذٰى عَنْهَا وَالْحِلْمُ عِنْدَ طَيْشِهَا وَغَضَبِهَا اِقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(احیاء العلوم ص ۴۹ جلد ۲)

جان لینا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ حسن خلق یہی نہیں کہ اسکو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حسنِ خلق یہ ہے کہ بیوی جب طیش اور غصّہ میں آئے اس کے غصّے کو برداشت کیا جائے۔ مصطفےٰ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کرتے ہوئے۔

۸ - اِذَا سَقَى الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ الْمَاءَ اُجِرَ (حدیث)

(جامع صغیر ص ۲۸ جلد ۱ - کنز العمال ۴۴۴۳۵ ص ۲۷۵ جلد ۱۶، الترغیب والترہیب ص ۶۴ ج ۳)

اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہو گا۔

تنبیہ :

اس سے وہ حضرات سبق حاصل کریں جو گھر میں ساری خدمات بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے۔ اُمّت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو گھر کے کام خود کرتے تھے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے :

قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَةِ الصَّلَاةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ (رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۵۱۹)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا نماز کے لیے تشریف لے جاتے

حدیث ۹ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا سَقَى اِمْرَأَتَهٗ مِنَ الْمَاءِ أُجِرَ قَالَ فَاَتَيْتُهَا فَسَقَيْتُهَا وَحَدَّثْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ترغیب وترہیب ص ۹۰ جلد ۲)

سیدنا العرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو فرماتے سُنا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کو اجر وثواب عطا ہوگا یہ سُن کر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلا کر سرکار کا ارشادِ مُبارک سُنا دیا۔

حدیث ۱۰ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُوْجَرُ فِیْ رَفْعِ اللُّقْمَةِ اِلٰی فِیْ اِمْرَاتِہٖ ۔

(نزہۃ الناظرین ص ۱۴۳ ، قوت القلوب ص ۵۰۹)

خاوند بیوی کے مُنہ میں لقمہ ڈالے تو اس پر بھی اسے اجر وثواب عطا ہوگا۔

حدیث ۱۱ اِلْھَوْا وَالْعَبُوْا فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یُّرٰی فِیْ دِیْنِکُمْ غِلْظَةٌ ۔ (جامع صغیر ۶۲ جلد ۱)

خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔

۱۲ : سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے :

یَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ اَھْلِہٖ مِثْلَ الصَّبِیِّ ۔ (احیاء العلوم ص ۴۶ جلد ۲ ، کشف الغمہ ص ۶۸)

خاوند کو چاہیے کہ اپنے اہل وعیال میں بچّوں کی طرح رہے۔

۱۳ : یوں ہی حضرت لقمان علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔

وَقَالَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ اَهْلِهِ كَالصَّبِيِّ -

(احیاء العلوم ص ۴۶) -

عقلمند کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل وعیال میں بچّوں کی طرح رہے -

۱۴ : اَلثَّالِثُ اَنْ يَّزِيْدَ اِحْتِمَالَ الْاَذٰی بِالْمُدَاعَبَةِ وَالْمُزَاحِ وَالْمُلَاعَبَةِ فَهِيَ الَّتِيْ تُطِيْبُ قُلُوْبَهُنَّ وَقَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْزَحُ مَعَهُنَّ - (احیاء العلوم ص ۴۵ جلد ۲)

نیز یہ کہ بیوی کی ایذا رسانی کو خوب برداشت کرے اس کے ساتھ مزاح، خوش طبعی، ہنسی کھیل کرے - کیونکہ یوں بیوی کا دل خوش ہو جائے گا - اور نبیِ رحمت والیِ اُمّت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی ازواجِ مطہّرات کے ساتھ خوش طبعی کیا کرتے تھے -

حدیث ۱۲ : سیّدنا جابر رضی اللّٰہ عنہ کی شادی ہوئی تو نبیِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پُوچھا اے صحابی ! تُو نے کنواری کے ساتھ شادی کی ہے یا بیوہ کے ساتھ صحابی نے عرض کیا بیوہ کے ساتھ شادی کی ہے - یہ سُن کر فرمایا :

هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

(نزہتہ الناظرین ص ۱۴۴ - احیاء العلوم ص ۲۴۶)

اے جابر تو نے کنواری کے ساتھ شادی کیوں نہ کی اگر تو کنواری سے شادی کرتا تو تُو اس کے ساتھ کھیلتا اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔

مذکورہ بالا فرامینِ مبارکہ کے مطابق ہر مسلمان خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ سُنّت کے مطابق زندگی بسر کرے۔

واللہ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل۔

نیز :

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے میں میانہ روی رکھے۔ نہ تو فضول خرچی کرے کیوں کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (القرآن)

یعنی اے بندو کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

(۱) اور نہ ہی خاوند کھانے پینے میں تنگی کرے۔

حدیثِ پاک میں ہے :

شَرُّ النَّاسِ الْمُضَيِّقُ عَلٰی اَهْلِهٖ - (جامع صغیر ص ۴ جلد ۲)

(کنز العمال (۴۴۹۷۲) ص ۳۷۵ جلد ۱۶، المعجم الاوسط (۸۷۹۳) ص ۳۶۹ جلد ۹)

گھر والوں پر تنگی کرنے والا بد ترین انسان ہے۔

نیز:

المضیق علیٰ اہلہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔

شَرُّ النَّاسِ الضَّیِّقُ عَلٰی اَهْلِهٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یَکُوْنُ ضَیِّقًا عَلٰی اَهْلِهٖ قَالَ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ خَشَعَتْ اِمْرَاتُهٗ وَهَرَبَ وَلَدُهٗ وَفَرَّ عَبْدُهٗ فَاِذَا خَرَجَ ضَحِکَ اِمْرَاتُهٗ وَاسْتَانَسَ اَهْلُ بَیْتِهٖ۔

(المعجم الاوسط ص ۳۶۹ جلد ۹)

یعنی جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال پر تنگی کرنے والا بد ترین انسان ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے۔ یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد گھر میں داخل ہوتا ہے اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے بھاگ جاتے ہیں اس کے نوکر غلام بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگ جاتی ہے (جیسے اس پر سے مصیبت ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر غلام خوش ہو جاتے ہیں۔

اس ارشادِ مُبارک پر ہر مُسلمان کو غور کرنا چاہیے کہ کہیں اس ارشاد مُبارک کا مصداق تو نہیں بن رہا ۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْجَعْظَرِیَّ الْجَوَّاذَ قِیْلَ ھُوَ الشَّدِیْدُ عَلٰی اَھْلِہٖ اَلْمُتَکَبِّرُ فِیْ نَفْسِہٖ ۔

(قوّت القلوب ص ۵۱۷)

یعنی اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا شخص نہایت مبغوض و ناپسندیدہ ہے جو اپنے اہل و عیال پر سخت گیر ہے اور اپنے کو وُہ بڑا سمجھتا ہے۔ العیاذ باللّٰہِ العلی العظیم ۔

(۲) نیز حدیث پاک میں ہے : دِیْنَارًا اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ دِیْنَارًا اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارًا تَصَدَّقْتَہٗ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارًا اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ ۔

جامع صغیر ص ۱۶ جلد ۲ ، الترغیب والترہیب ص ۶۱ جلد ۳، مسلم شریف ص ۳۲۲/۱

(صحیح الجامع الصغیر ص ۶۲۹ جلد ۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۴۶۷ جلد ۷)

اے میرے اُمّتی ایک دینار تو فی سبیل اللّٰہ خرچ کرے اور ایک دینار تو غُلام آزاد کرنے میں خرچ کرے ایک دینار تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار تو اپنے گھر والوں (بیوی بچّوں) پر خرچ کرے تو ان سب

میں سے زیادہ اجرِ ثواب اس دینار کا ہے جو تُو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(۳) وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ لِاَهْلِهٖ فِيْ كُلِّ جُمْعَةٍ فَالُوْذَجَةً ۔

(احیاء العلوم ص ۴۹ جلد ۲)

یعنی خاوند کے لیے مستحب ہے کہ وہ ہر جمعہ کو اہل وعیال کے لیے فالودہ بنائے۔

(۴) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهٗ عَلٰى اَهْلِهٖ ۔ (رواہ الطبرانی، الترغیب الترہیب ص ۶۸۹ جلد ۲)

فرمایا نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے قیامت کے دن مسلمان کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائیگی وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل وعیال پر خرچ کیا ہوگا۔

(۵) خواجہ ابوطالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَقْتِرَ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ الْاِنْفَاقِ

(قوت القلوب ص ۵۱۶)

مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے میں تنگی نہ کرے۔

نیز :

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند جب کھانا کھائے تو اہل وعیال کو ساتھ کھلائے مل کر کھائیں۔ چنانچہ احیاء العلوم میں ہے:

وَاِذَا اَکَلَ الرَّجُلُ فَیَقْعُدُ عَیَالُہٗ عَلٰی مَائِدَۃٍ فَقَدْ قَالَ السُّفْیَانُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَھْلِبَیْتٍ یَاْکُلُوْنَ جَمَاعَۃً ۔ (احیاء العلوم ص ۴۹ جلد ۲)

جب مرد کھانا کھائے تو اپنے بیوی بچوں کو دسترخوان پر بٹھائے کیونکہ خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم تک یہ ارشاد مبارک پہنچ چکا ہے کہ جو گھر والے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالٰی اور اسکے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسئلہ :

جب گھر کے افراد ایک دسترخوان پر اکٹھے کھائیں تو کوئی اجنبی عورت ان کے ساتھ نہ کھائے۔

نیز بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بالکل بے تکلف نہ ہو جائے یوں اس پر سے رعب اُٹھ جائیگا تو وُہ خود بھی آدابِ شرع کی حدود سے تجاوز کر جائیگی۔ اور خاوند کو

پیچھے لگا لے گی اور جہنم رسید کردیگی لہٰذا کوئی کام خلافِ شرع دیکھے تو خاوند اپنی بیوی کو تنبیہ کرے سختی سے روکے چنانچہ کشف الغمہ میں ہے:

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلِّقُوْا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ اَهْلُ الْبَيْتِ فَاِنَّهٗ اَدَبٌ لَهُمْ ۔

کشف الغمہ ص ۸۱ جلد ۲، کنز العمال (۴۴۹۴۸) ص ۳۷۱ جلد ۱۶ ۔
المصنف لعبد الرزاق (۱۷۹۶۳) ص ۴۴۸ جلد ۹ تاریخ بغداد ص $\frac{۲۰۲}{۱۲}$)۔
حلیۃ الاولیاص ۳۲۲ جلد ۷ المقاصد الحسنۃ ص ۱۰۷ ص ۲۹۲ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کوڑا ایسی جگہ لٹکائے رکھو جہاں سے گھر والے اس کو دیکھتے رہیں ۔کیوں کہ یہ ان کے لیے تادیب ہے ۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِى اللّٰهِ

رواہ احمد مشکوٰۃ ص ۱۸

اے بندے تو اپنے گھر والوں پہ، بیوی بچوں پہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کر اور ان پہ تادیب کی لاٹھی لٹکائے رکھ، اور ان کو

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے حق میں ڈرا تا رہ، نیز سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے:

خَالِفُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ فِیْ خِلَافِهِنَّ الْبَرَکَةُ۔

احیاء العلوم ص ۴۶ جلد ۲، اتحاف السادۃ المتقین ص ۳۵۶ جلد ۵

(خلافِ شرع کام میں) عورتوں کی مرضی کے خلاف کرو کیونکہ اسی میں برکت ہے اور اگر خلافِ شرع کے کاموں میں بیوی کی اطاعت کریگا تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو کر مجرموں کے گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ ارشادِ گرامی ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔

(مسند امام احمد)

نیز:

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے حلال کھلائے، حرام و ناجائز نہ کھلائے کیونکہ حرام کھانے والا دوزخ کا حقدار ہے۔ حدیث پاک ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ

السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۲، المستدرک للحاکم ص ۴۲۲ جلد ۴)

مسند امام احمد (۱۴۳۷۸) ص ۴۹۴ جلد ۱۱، التمہید

لابن عبدالبر ص ۳۰۳ جلد ۲، شعب الایمان (۵۷۶۲) ص ۵۷ جلد ۵ ۔

فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوتی ہے وُہ جنّت نہ جا سکے گا بلکہ ہر وُہ جسم جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی وُہ دوزخ کا حقدار ہے۔ نیز حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ ۔

رواہ البیہقی، مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۳، مشکوٰۃ المصابیح (۲۷۸۷)

باب الکسب وطلب الحلال الفصل الثالث شعب الایمان (۵۷۵۹)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا وُہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوتی وہ جنّت نہ جا سکے گا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا ۔ (قرآنِ مجید)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال (بیوی بچوں) کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ ۔

لہٰذا ظاہر ہے کہ جب اپنے اہل وعیال کو حرام کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کرتے ہوئے بیوی بچوں کو دوزخ کا حقدار بناتے گا۔ اور پھر قیامت کے دن بیوی بچے حرام کھلانے والے باپ اور خاوند کی گردن پکڑ کر دربارِ الٰہی میں پیش ہوں گے اور عرض کریں گے۔

یَا رَبَّنَا خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ مَا عَلَّمَنَا مَا نَجْهَلُ وَكَانَ يُطْعِمُنَا الْحَرَامَ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ فَيُقْضٰى لَهُمْ ۔

(نزہۃ الناظرین ص ۱۴۵، احیاء العلوم ص ۳۴ جلد ۲)

یا اللہ! یہ ہمارا باپ ہے، یہ میرا خاوند ہے اس نے ہمیں علمِ دین نہ پڑھایا اور ہمیں حرام کھلاتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں تھا۔ لہٰذا ہمیں اس سے ہمارا حق دلایا جائے۔ اس مطالبہ پر ان بیوی بچوں کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا۔ (ان کو باپ اور خاوند سے حق دلا دیا جائے گا)۔

واقعہ مہمہ:

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا ایک دوست اور اسکی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے دیکھا ایک ہنڈیا ہے اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے

میرے دوست کی بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ آپکے دوست کے پینے کی چیز ہے۔ اس پر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا کہ میرے اس دوست کو یہ سزا کیوں ملی؟ حالانکہ یہ نیک آدمی تھا اس سوال پر دوست کی بیوی نے بتایا کہ میرا خاوند اگرچہ نیک تھا مگر یہ مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام، جائز ہے یا ناجائز اس وجہ سے اسے یہ سزا ملی۔ (سعادت الدارین ص۹)

الحاصل مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے بیوی بچّوں کو حرام نہ کھلائے ورنہ قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

دُکھ اس بات کا ہے کہ آج مسلمان کی سوچ بھی کافروں کی سی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ ذیشان میں فرمایا:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۔

کافر لوگ صرف ظاہری دُنیا کو جانتے ہیں وُہ آخرت سے بے خبر ہیں۔ آج کا مسلمان بھی صرف دُنیا کو ہی اپناتا ہے بیوی بچّوں کے سوٹ بوٹ کے لیے حلال حرام کی تمیز ہی اُٹھا دی ہے ادھر نمازیں بھی ہو رہی ہیں نفلی روزے بھی ہیں تسبیح بھی چل رہی ہے ادھر

رشوت بھی عروج پر ہے دھوکہ فریب سے بھی مال کمایا جا رہا ہے، سُود کا لین دین بھی چل رہا ہے حالانکہ سُود کا اتنا وبال ہے کہ الامان الحفیظ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوًا يَّاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً ۔

(رواہ احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ ص ۲۴۶)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُود کا ایک درہم (روپیہ) دیدہ دانستہ کھانا یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے نیز حدیث پاک میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۲۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُود کھانے والے پر لکھنے والے پر گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ گناہ میں برابر ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ جن بیوی بچوں کی خاطر تو حرام کماتا ہے وہی بیوی بچے قیامت کے دن اس حرام کھلانے سے تیری گردن پکڑیں کیا یہ عقلمندی ہے کیا تجھے ہوش نہیں آتی کیا تجھے دنیا کی محبت نے اتنا ہی اندھا کر دیا ہے اے میرے عزیز ربّ تعالیٰ کا قرآنِ ذیشان پکار رہا ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

اے ایمان والو بچاؤ بچاؤ اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے اور آج کا مسلمان ہے کہ انہیں جہنم میں دھکیل رہا ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

نیز :

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو نماز روزہ اور طہارت (حیض نفاس اور غسل وغیرہ) کے مسائل سکھائے اگر خود نہیں جانتا تو کوئی ایسی کتاب مہیا کرے جس میں مذکورہ مسائل ہوں۔

نیز :

بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو عقائدِ اہلسنّت وجماعت کی تعلیم دے چنانچہ سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

فَعَلَیْہِ اَنْ یُلَقِّنَھَا اِعْتِقَادَ اَھْلَ السُّنَّۃِ

(احیاء العلوم ص ۴۹ جلد ۲)

خاوند پر لازم ہے کہ بیوی کو عقائدِ اہلِ سُنّت کی تلقین کرے اور یہ اس لیے فرمایا گیا ہے کہ بغیر عقائد اہلسنّت وجماعت کے بخشش ناممکن ہے۔ سیّدنا امام ربّانی خواجہ مجدّد الف ثانی قدّس سرّہٗ نے فرمایا :

"آدمی کے لیے اہلسنّت وجماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تاکہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو، اور اہلِ سُنّت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہرِ قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاھی ہو تو نجات (بخشش) کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر عقیدے میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش نہیں رہتی۔"

(مکتوبِ مجدّدیہ مکتوب ۲۶۱ جلد ۳)

اسی لیے خواجہ خواجگان خواجہ عبیداللہ احرار قدّس سرّہٗ نے فرمایا :

اگر تمام احوال و مواجید ہمیں عطا کیے جائیں لیکن ہمیں عقائد اہلسُنّت و جماعت نہ ملیں تو ہم اس کو سراسر خرابی جانتے ہیں اور اگر تمام خرابیاں ہم پر جمع کر دی جائیں لیکن ہمیں اہلسنّت وجماعت کے عقائد عطا ہوں تو ہمیں کوئی فکر نہیں

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۰۳)

اور یہی ارشاد سیّدنا امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہٗ نے مکتوباتِ مجدّدیہ کے مکتوب ۲۰۲ جلد اوّل میں فرمایا ہے۔

نیز اسی عقائد اہلسنّت وجماعت کی اہمیّت کی بنا پر سیّدنا امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہٗ نے فرمایا:

"اہلسُنّت وجماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے اس کی پیروی کے بغیر نجات (بخشش) کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا اگر بال برابر بھی اہلسُنّت وجماعت کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف صحیح سے بھی یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اس لیے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے پس خوش نصیب ہے وُہ بندہ جس کو اہلسنّت وجماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو اہلسُنّت وجماعت کے خلاف چلے اور ان سے مُنہ موڑا اور ان کی جماعت سے نکل گئے وہ خود بھی گمراہ ہوتے اور دُوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔"

(مکتوب ۵۹ جلد ۲)

نیز سیّدنا امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہٗ نے فرمایا:

"عقلمندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ وُہ اہلسُنّت وجماعت

کے مطابق اپنے عقیدے درست کریں کیونکہ اہلسنّت وجماعت ہی جنّتی گروہ ہے۔ (مکتوب ۲۶۶ جلد اوّل)

نیز اسی عقیدہ کی اہمیّت کی بنا پر ولیوں کے ولی سیّدنا امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی قدّس سرّہٗ بھی یہی دُعا کرتے ہیں :

اَللّٰھُمَّ ثبتنا علیٰ معتقدات اھلِ السُّنّة وَالجَمَاعة وامتنا فی زمرتھم واحشرنا معھم ۔ (مکتوب ۶۷ جلد دوم)

یا اللہ ہمیں اہلسنّت وجماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھ اور ہمیں انہیں کے گروہ میں موت دے اور ہمارا حشر بھی اہلسنّت وجماعت کے ساتھ کر۔

اپیل :

عقیدہ کی اہمیّت معلوم کرنے کے لیے فقیر کی کتاب جنّتی گروہ کا مطالعہ کریں۔

انتباہ :

کچھ لوگ جن کے عقائد میں بے ادبی بھری ہوئی ہے وہ بھی اپنے کو اہلسنّت وجماعت کہتے اور لکھتے ہیں لیکن یہ سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے اگر بوتل میں پیشاب بھرا ہوا ہو اور اس پر شربت

روح افزا کا لیبل لگا دیا جائے تو لیبل لگانے سے وُہ پیشاب شربت روح افزا نہیں بن سکتا۔ واللہ الھادی ونعم الوکیل۔

نیز:

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے بن ٹھن کر (میک اپ کر کرکے باہر جانے سے روکے جیسے فی زمانہ خواتین بیاہ شادیوں پر اور رشتہ داروں کے ہاں میک اپ کرکے، اچھا لباس پہن کر خوشبو لگا کر جاتی ہیں۔ کیونکہ رحمتِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

(۱) كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ

رواہ ابُو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح، الزواجر ص ۴۵ جلد۲ الترغیب والترہیب ۸۴ جلد۳، مشکوٰۃ المصابیح (۱۰۶۵) سُنن الترمذی (۲۷۸۶) قال ہذا حدیث حسن، صحیح باب ماجاء فی کراہیت خروج المراۃ معطرۃ ص ۱۲۰ جلد۲، مسند امام احمد (۱۹۴۶۹) قال حمزہ اسنادہ صحیح (۱۹۵۹۹) ص ۱۵ / ۱۱ موارد الظمان للہیثمی (۱۴۷۴) ص ۳۵۵، صحیح ابن حبان ص ۲۰۱ جلد۶ سُنن دارمی ص ۲۷۹ جلد۲، سنن النسائیؔ ص ۲۱۲۸۶، السنن الکبری للنسائیؔ ص ۳۵۴ جلد۵، سنن ابی داؤد ص ۲۱۹ جلد۲۔

عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ بدکار ہے، زانیہ ہے۔ (یعنی زنا کرے نہ کرے اس کا نام بدکاروں میں لکھا گیا ہے)۔

نیز سیدنا ابوہریرہ[1] نے دیکھا کہ ایک عورت مسجد کی طرف جا رہی ہے اور اس سے خوشبو کی مہک آ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا بی بی کہاں جا رہی ہے؟ اس نے کہا مسجد کو نماز کے لیے جا رہی ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے نماز کے لیے خوشبو لگائی ہے اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا:

(۲) اِرْجِعِیْ فَاغْتَسِلِیْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْ اِمْرَأَۃٍ خَرَجَتْ اِلَی الْمَسْجِدِ لِصَلَاۃٍ وَرِیْحُہَا یَعْصِفُ حَتّٰی تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ۔

(الزواجر لابن حجر ص ۵۴ جلد ۲، الترغیب والترہیب ص ۸۵/۳ المصنف لعبد الرزاق (۸۱۰۹) ص ۳۷۱ جلد ۴، سنن ابن ماجہ (۴۰۰۲) ص ۱۳۲۶ جلد ۲، ابوداؤد شریف ص ۲۱۹/۲)

یعنی بی بی واپس جا اور غسل کر کے آ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] رضی اللہ عنہ

سے سُنا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد کو نماز کے لیے خوشبو لگا کر نکلی، تاوقتیکہ وُہ واپس لوٹے اور غسل کرکے (خوشبو ختم کرکے) آئے۔

مقامِ عبرت ہے کہ نماز کے لیے خوشبو لگانے والیوں کے لیے یہ وعید ہے تو جو صرف بیاہ شادیوں پر بناؤ سنگار کرتی ہیں خوشبو لگاتی ہیں ان کا مقام کیا ہوگا۔

یا اللہ! ہمیں نظرِ بصیرت عطا کر کہ ہم اپنی قبروں کو دوزخ کا گڑھا نہ بنا لیں۔

وَاللہ تَعَالیٰ الموفق و نعم الوکیل۔

(۳) ابن ماجہ میں ہے:

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَتْ اِمْرَأۃٌ مِنْ مُزَیْنَۃَ تَرْفُلُ فِیْ زِیْنَۃٍ لَھَا فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنْھَوْا نِسَاءَ کُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّیْنَۃِ وَالتَّبَخْتُرِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُلْعَنُوْا حَتّٰی لَبِسَ نِسَاءُ ھُمُ الزِّیْنَۃَ وَتَبَخْتَرْنَ

فِی الْمَسَاجِدِ۔

(الزواجر ص ۴۵ جلد ۲، الترغیب والترہیب ص ۸۵ جلد ۳)

رحمتِ کائنات حبیبِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مسجد میں بیٹھے تھے تو ایک عورت قبیلہ مزینہ کی زرق برق لباس پہنے مسجد میں ٹہل رہی ہے دیکھ کر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے لوگو اپنی عورتوں کو زینت کا لباس پہننے اور مسجدوں میں یوں پھرنے سے روکو (منع کرو) کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وجہ سے لعنت پڑی کہ ان کی عورتیں بناؤ سنگھار کر کے مسجدوں میں ٹہلتی تھیں۔

نیز رسُولِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ عَلَیْھَا الرِّجَالُ وَھِیَ لَا تَدْخُلُ السُّوْقَ

(احیاء العلوم ص ۲۴۸ جلد ۲، مسند امام احمد ص ۴۵۵ جلد ۲ (۱۹۳۴)

قال احمد الشاکر، اسنادہ صحیح۔

مرد کی غیرت سے یہ ہے کہ عورتوں کے ہاں بیگانے مرد نہ آئیں اور عورتیں بازاروں میں نہ جائیں۔

نیز:

رسُولِ اکرم نبیِ محترم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

لَا یَخْلُوَنَّ اَحَدٌ بِامْرَاَۃٍ وَلَا تُسَافِرُ اِمْرَاَۃٌ

اِلاَّ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ۔

(مسند امام احمد ص ۴۵۵ جلد ۲ ۔قال احمد الشاکر اسنادہ صحیح)

محرم کے سوا کسی کے ساتھ سفر نہ کرے ۔

انتباہ :

فی زمانہ اس تاکیدی حکم کی خلاف ورزی کی جارہی ہے کہ عورت اپنے دیور بہنوئی وغیرہ نامحرم کے ساتھ بلا جھجک سفر کرتی ہے۔ یا اللہ ہمیں اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سچّی غلامی عطا کر آمین ۔

ایک دن سیّدِ دو عالم نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی لختِ جگر خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پُوچھا بیٹی یہ بتاؤ کہ عورت کے لیے بہتر کیا ہے ۔ یہ سُن کر عرض کیا ۔

قَالَتْ اَنْ لاَّ تَرٰى رَجُلاً وَلاَ يَرَاهَا رَجُلٌ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ وَقَالَ ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔ (احیا العلوم ص ۴۸ جلد ۲)

یا رسُول اللہ عورت کے لیے یہ بہتر ہے کہ وُہ کسی اجنبی مرد کو نہ دیکھے اور اسے کوئی اجنبی مرد نہ دیکھے یہ سنکر سیّد العٰلمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی تحسین فرمائی ۔نیز حدیثِ پاک میں ہے :

اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ اِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا

الشَّیْطَانُ - (قوت القلوب ۵۱۶)

عورت عورت ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانکتے ہیں۔

فائدہ :

قدرت نے مردوں میں عورتوں کو دیکھنے کا شوق پیدا کیا ہے، اور عورتوں میں دکھانے کا شوق پیدا کیا ہے۔ اور یہ سب برائے امتحان ہے تو جب عورت اچھے کپڑے پہنے گی، میک اپ کرے گی اس کا شوق بڑھے گا کہ مجھے مرد دیکھیں۔ اسی بنا پر شریعت مطہرہ نے عورت کو بناؤ سنگھار کر کے باہر جانے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے؛

اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی النِّسَاءِ بِالْعُرٰی فَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا کَثُرَتْ ثِیَابُهَا وَاَحْسَنَتْ زِیْنَتَهَا اَعْجَبَهَا الْخُرُوْجُ ۔

(کشف الغمہ ص ۸۱ جلد ۲، کنز العمال (۴۴۹۵۲) ص ۲۷۶ جلد ۱۶)

الکامل العدی الجرجانی ص ۳۰۷ جلد ۱۔

اے میری اُمت عورتوں کو برائی سے بچانے کے لیے انہیں اچھا لباس پہننے سے روکو کیونکہ جب عورت کا لباس زیادہ اور اچھا ہوتا ہے تو اسے باہر نکلنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

مسئلہ :

عورت اپنے خاوند کے لیے گھر میں جیسے بھی زیب و زینت ، بناؤ سنگھار کرے یہ جائز ہے بلکہ اجر و ثواب کی حقدار ہے ۔ مگر فی زمانہ معاملہ اُلٹ ہو گیا ہے ۔ خاوند کے لیے پرواہ نہیں اور بیاہ شادیوں پر جانے کے لیے خوب میک اپ کیا جاتا ہے ۔

یا اللہ ہمیں نفس شیطان کے شر سے بچا ۔

(۷) سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے :

اَتَدَعُوْنَ نِسَآءَکُمْ یُزَاحِمْنَ الْعُلُوْجَ فِی الْاَسْوَاقِ قَبَّحَ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَغَارُ ۔

(احیاء العلوم ص ۴۸ جلد ۲)

اے مردو کیا تم اپنی بیویوں کو اجازت دیتے ہو کہ وہ بازاروں میں جا کر نوجوانوں کے ساتھ مزاحم ہوں ۔ تباہ کرے اللہ تعالیٰ ایسے بے غیرت مردوں کو ۔

(۸) سیّدنا فاروق اعظم فرمایا کرتے تھے :

اَعْرُوا النِّسَآءَ یَلْزَمْنَ الْحِجَالَ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِکَ لِاَنَّھُنَّ لَا یَرْغَبْنَ فِی الْخُرُوْجِ فِی الْھَیْئَۃِ الرَّثَّۃِ ۔ (احیاء العلوم ص ۴۸ جلد ۲)

یعنی عورتوں کو زینت کا لباس مت پہناؤ کیونکہ عورتیں سادے لباس میں ہوں تو وُہ باہر جانا پسند نہیں کرتیں۔

(۹) وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُدُّوْنَ الْكُوٰى وَالثُّقُبَ فِي الْحِيْطَانِ لِئَلَّا تَطَّلِعَ النِّسْوَانُ اِلَى الرِّجَالِ۔

(احیاء العلوم ص ۴۸ جلد۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روشن دان اور دیواروں کے سوراخ بند کر دیتے تھے تاکہ عورتیں مردوں کو نہ جھانکیں۔

(۱۰) وَرَاٰى مَعَاذٌ اِمْرَاَتَهٗ تَطَّلِعُ فِي الْكُوَّةِ فَضَرَبَهَا۔ (احیاء العلوم ص ۴۸)

سیّدنا معاذ صحابی رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ بیوی روشن دان سے باہر جھانک رہی ہے تو آپ نے بیوی کو مارا۔

انتباہ

آجکل کا ماڈرن مسلمان جو کہ انگریز کا جوٹھا میٹھا کھا کر ان ہی کی یونیورسٹیوں سے پڑھا ہُوا ہے، وُہ تو ان مذکورہ بالا باتوں کو بُرا جانیگا اور کہے گا اس کا مطلب یہ ہُوا کہ خاوند کا گھر بیوی کے لیے قیدخانہ بن گیا۔ لیکن ایسے مسلمان کو جنّت کی نعمتوں کی ہوا بھی نہیں لگی اور

وہ یہ نہیں جانتا کہ جنّت تو حبیبِ خدا سیّد انبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی غلامی سے ہی مل سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان کی سوچ بھی کافروں کی سوچ جیسی ہوگئی ہے۔ کافروں کی سوچ یہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۔ (قرآن مجید)

یعنی کافر لوگ صرف ظاہری دُنیا کو ہی جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔ اور آج کا مسلمان بھی اگر دُنیا ہی کو دیکھے اور آخرت کو بھول جائے تو فرق کون سا رہ گیا۔

آج کا مسلمان یہ بتلائے کہ اگر (معاذاللہ) دوزخ میں ہزاروں سال جلنا پڑے یہ بہتر ہے یا کہ دُنیا میں پچاس ۵۰، ساٹھ ۶۰ سال نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی غلامی میں گزار کر، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنّت حاصل کرے یہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نظرِ بصیرت عطا کرے تاکہ ہم اپنی آخرت سنواریں۔

وَاللہ تَعَالیٰ الموفق وھو حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیل

انتباہ

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اگر ہماری عورتیں جب رشتہ داروں میں

بیاہ شادیوں میں جائیں اور اچھا لباس نہ ہو تو ناک (عزت) نہیں رہتی یہاں یہ سوال ہے کہ اگر آپ کی بیوی یا بہو بیٹی دو ہزار والا سوٹ پہن کر گئی اور وہاں امیرزادیاں پانچ پانچ ہزار والا سوٹ پہن کر آئی ہوں تو ناک تو پھر بھی نہ رہی۔ لہٰذا اے میرے مسلمان بھائی ناک کو چھوڑ اور اللہ، رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے فرامین پر عمل کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے لہٰذا انہیں کا دامن پکڑ پھر دیکھ کیسے دین و دنیا کی عزتیں ملتی ہیں۔

تشکر:

فقیر کے بچوں کی والدہ (اللہ تعالیٰ اسکی قبر کو جنت کا باغ بنائے) جو مسئلہ سنتی تھی اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی تھی اور یہ نہیں دیکھا کرتی تھی کہ لوگ کیا کہیں گے۔ اس کے پاس ایک سادہ سا کھدر کا سوٹ تھا جس پر معمولی سے پھول بنے ہوئے تھے (تاکہ مردوں اور عورتوں کے لباس میں امتیاز رہے) جب اسے والدین یا بھائیوں کے گھر جانا پڑتا تو وہ کھدر کا لباس پہن کر جاتی اور وہ اسلئے سادہ سوٹ پہن کر جاتی تاکہ اللہ رسول (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

کی نافرمانی نہ ہو جائے اور وہ اس بات کی پرواہ نہیں کیا کرتی تھی کہ دنیا کیا کہے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

اس سے نہ تو ہماری ناک کٹی نہ نیچی ہوئی بلکہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی برکت سے ناک (عزت) اونچی ہوئی کہ خواتین اسے عزت کے ساتھ ہی یاد کرتی ہیں۔ کیونکہ ساری عزتیں اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں ہیں۔

دُعاء :

یا اللہ اے ہمارے مالک ومولیٰ میرے آقا رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی خواتین کو توفیق عطا فرما کہ وہ حبائل الشیطان نہ بن جائیں۔

بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

نیز جو عورتیں بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلتی ہیں اور وہ مردوں کے دل اپنی طرف مائل کرتی ہیں حدیثِ پاک میں ان کے متعلق جو وعید آئی ہے اسے غور سے پڑھیں اور دوزخ سے بچ جائیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ

سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرَةِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۶، السنن الکبریٰ ۲۳۴ جلد ۲)

مسند امام احمد ص ۳۸۲ جلد ۸ (۸۶۵۰) شرح السنّہ للبغوی (۲۵۷۸) ص ۲۷۱ جلد ۱۰، وقال ہٰذا حدیث صحیح

صحیح مسلم (۲۱۲۸) باب النساء الکاسیات العاریات ص ۲۰۵/۲

الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) ص ۳۱۰ — جلد ۱۲

صحیح الجامع الصغیر (۳۷۰۰)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وُہ ظاہر نہیں ہوتے۔ ایک گروہ حکام کا گروہ ہے جن کے ساتھ کوڑے ہونگے اور وُہ لوگوں کو ماریں گے دُوسرا گروہ ان عورتیں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہونگی اور ننگی بھی ہوں گی (باریک لباس پہنیں گی یا کندھوں پر دوپٹہ اور سینہ ننگا ہوگا) وُہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔

ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اُونٹ کی کوہانڈ ہوتی ہے۔ (ایک طرف جُھکی ہوتی) ایسی عورتوں کا جنّت جانا درکنار وُہ تو جنّت کی خوشبو بھی حاصل نہ کر سکیں گی حالانکہ جنّت کی خوشبو دُور دُور تک پہنچتی ہوگی۔

تنبیہ:

جو عورتیں سیاہ رنگ کا فیشنی برقع پہن کر باہر جاتی ہیں کہیں وہ اس وعید میلات میں داخل تو نہیں۔

یہاں جائز یا ناجائز کی بحث نہیں لیکن ظاہر ہے کہ ایسی عورتیں اس وعید میلات میں یعنی اپنی طرف مردوں کے دل کھینچنے والی عورتوں میں داخل ہیں۔ یہاں ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے، پڑھیں اور عبرت حاصل کریں ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان بہن اپنی اصلاح کرلے۔

واقعہ:

چند سال ہوتے اخبار میں لاہور کی ایک خاتون نے اپنا واقعہ لکھا کہ میں ایک دن فیشنی برقع اوڑھ کر بس سٹاپ پر کھڑی ہوگئی بس کے انتظار میں لیکن بس کے آنے سے پہلے چند نوجوان آئے اور انہوں نے میرے ساتھ چھیڑ خانی شروع کردی میری قسمت اچھی تھی کہ سٹاپ پر بس جلدی آگئی اور میں سوار ہو کر ان غنڈوں سے بچ گئی۔ میں

گھر جا کر سوچنے لگ گئی کہ آخر یہ ایسے کیوں ہوا۔ تو میرے دل نے گواہی دی کہ اس فیشنی برقع کی وجہ سے ہوا ہے۔ دُوسرے دن میں ٹوپی والا برقع پہن کر قصداً اسی بس سٹاپ پر جا کر کھڑی ہو گئی تو چند نوجوان آتے اور یہ کہتے ہوئے گزر گئے "گھُورا ای اوئے گھُورا"

اس واقعہ سے بھی عیاں ہے کہ فیشنی سیاہ رنگ کا برقع ممیلات میں داخل ہے۔ پھر ہر ذی شعور اندازہ کر سکتا ہے کہ ٹوپی برقع والیاں اور چادر اوڑھنے والیاں بُوڑھی معلوم ہوتی ہیں، خواہ وُہ جوان ہی ہوں۔ اور فیشنی برقع والیاں جوان معلوم ہوتی ہیں خواہ وُہ بُوڑھی ہوں۔ لہٰذا و بدمعاشوں کا شکار بن جاتی ہیں جیسے کہ اخبارات میں ایسی خبریں روزانہ شائع ہوتی رہتی ہیں۔

فالی اللہ المشتکی

نیز حدیث پاک میں ہے:

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ ۔

(اتحاف السادۃ المتقین ص ۳۰۱ جلد ۶۔ ترمذی مشکوٰۃ ص ۴۵۸)

یعنی قبر یا تو جنّت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک گڑھا بنے گی۔

اپیل :

اے میرے بھائی اے میری بہن سوچیں اور غور کریں کہ فیشن اپنانے سے اور نفس و شیطان کو خوش کرنے سے قبر جنت کا باغ نہیں بن سکتی بلکہ قبر نے جنّت کا باغ بننا ہے تو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی غلامی سے بننا ہے لہٰذا سیّدہ فاطمہ خاتونِ جنّت رضی اللہ عنہا کا ارشادِ مبارک جو پیچھے مذکور ہوا ایک مرتبہ پھر پڑھ لیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو جنّت کا باغ بنا دے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔

نیز بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند جنسی تعلّق کے مطالبے کا حق بیوی کو بھی دے یہ نہیں کہ اپنی ہی مرضی کرے ورنہ برابری کا تصوّر ختم ہو جائے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ جب رحمۃ للعٰلمین صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم مدینہ منوّرہ جلوہ افروز ہوئے تو حضور صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مؤاخات قائم کی یعنی دو دو کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اس سلسلہ میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابُودردا رضی اللہ عنہما کو بھائی بھائی بنا دیا۔ ازاں بعد حضرت سلمان فارسی ایک دن اپنے بھائی ابُودردا

کی ملاقات کے لیے ان کے گھر گئے اتفاقاً حضرت اَبُو درداء گھر میں موجود نہیں تھے اور حضرت اَبُو درداء کی بیوی کو دیکھا کہ وُہ بالکل سادی حالت میں ہے یہ دیکھ کر پُوچھا بہن کیا بات ہے کہ تُو اس سادی حالت میں ہے، اُنہوں نے جواباً کہا کہ آپ کے بھائی کو میری طرف رغبت ہی نہیں تو میں کس لیے اپنی حالت سنواروں۔ پھر جب حضرت اَبُو درداء رضی اللہ عنہ آئے ملاقات ہوئی اور خوش ہوئے پھر کھانا تیار ہو گیا اور حضرت اَبُو درداء نے کہا لیجیے بھائی صاحب کھانا کھا لیجیے، حضرت سلمان نے پُوچھا آپ نہیں کھائیں گے، حضرت اَبُو درداء نے جواباً کہا میرا روزہ ہے لہٰذا آپ کھائیں۔ یہ سُن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں نہیں ہو گا بلکہ آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں اور ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور جب رات ہوئی اور بستر بے لگ گئے تو حضرت اَبُو درداء نے کہا بھائی صاحب آپ سو جائیں یہ سُن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے پُوچھا تو آپ نہیں سوئیں گے، حضرت اَبُو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنا چاہتا ہُوں۔ فرمایا نہیں بلکہ سو جاؤ حضرت اَبُو درداء تھوڑی دیر سو کر اُٹھنے لگے تو فرمایا ابھی نہیں بلکہ ابھی سو جاؤ یوں کرتے کرتے رات گزر گئی اور تہجّد کے وقت حضرت سلمان فارسی نے فرمایا

اے بھائی اُٹھ تو بھی اور میں بھی تہجّد کی نماز پڑھیں ۔ زاں بعد حضرت سلمان فارسی نے فرمایا اے بھائی سُن :

اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ ۔

(ترمذی شریف ص ۶۴ ج ۲)

یعنی اے میرے بھائی تجھ پر تیرے نفس کا بھی حق ہے ، تجھ پر تیرے رَبّ تعالیٰ کا بھی حق ہے اور تجھ پر تیرے مہمان کا بھی حق ہے اور تجھ پر تیری بیوی کا بھی حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو ۔ پھر جب صبح ہوئی تو دونوں بھائی دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور حضرت اَبُو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قول عرض کر دیا ۔ یہ سُن کر والیٔ اُمّت نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

صدق سلمان ۔

(ترمذی شریف ص ۶۴ ج ۲)

یعنی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے کہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو ۔

الحاصل...... گھر والوں کے حق چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنا اس کی شریعت میں قباحت ہے برائی ہے۔

یا اللہ! اُمّت کے مردوں عورتوں کو توفیق عطا فرما کہ تیرے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طریقے پر چلیں اور اپنی مرضی کرنے سے بچا۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

ہر مسلمان کو چاہیے
کہ پہلے وہ اپنے ذہن میں یہ چیز رکھے کہ
حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نفسانی خواہش سے پاک ہیں خود فرمایا کہ،
اللہ تعالیٰ نے میرے نفس کو میرا مطیع کر دیا ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا ہر کام تعلیم اُمت کے لیے ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (قرآن مجید) یا یوں کہہ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کام بھی کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کروا تا ہے تا کہ اُمت کے لیے قانون اور منشور بنتا جائے۔ اور یہ اسلئے بطور تمہید عرض کر دیا گیا ہے مبادا کوئی مسلمان بھائی دل میں یہ خیال لائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بھی نفسانی خواہشات تھیں ایسا گمان سراسر ہلاکت ہے اور ایسے کا ایمان خطرے میں ہے۔ وَاللّٰهُ الْهَادِي
وھو ولی التوفیق

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کی عملی تفسیر جو رحمتِ کائنات جانِ جہاں صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے عملاً واضح فرمائی وہ مندرجہ ذیل احادیثِ مُبارکہ سے عیاں ہے۔

(۱) وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَا بِنِسَآئِهِ أَلْيَنَ النَّاسِ وَأَكْرَمَ ضَحَّاكًا بَسَّامًا

(کنزالعمال ص ۱۲۸ جلد ۲ (۱۸۳۲۷)، کشف الغمہ ص ۱۷ جلد ۲، ازواج النبی ص ۳۸)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ازواجِ مطہّرات کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت اور ہنستے مسکراتے ہوتے۔

(۲) وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْكَهِ النَّاسِ مَعَ نِسَآئِهِ۔

(احیاءالعلوم ص ۴۵ جلد ۲)

رسُولِ اکرم حبیبِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ازواجِ مطہّرات کے ساتھ سب سے زیادہ خوش طبعی فرمایا کرتے تھے۔

(۳) وَقَدْ كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْزَحُ مَعَهُنَّ۔ (احیاءالعلوم ص ۴۵ جلد ۲)

رسُول اللہ صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ازواجِ مطہّرات کے ساتھ مزاح ، اور خوش طبعی فرمایا کرتے تھے ۔

(۴) وَكَانَتْ عَائِشَةُ أَحَبُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَمِنْ حُبِّهٖ لَهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ وَافَقَهَا ۔

(زرقانی علی المواہب ۲۲۳ جلد ۳)

ازواجِ مطہّرات میں سے نبیِ اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سب سے پیاری بیوی حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ بنتِ صدّیق رضی اللہ عنہا تھیں اور محبّت یہاں تک تھی کہ امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی چیز کی خواہش کرتیں تو رسُولِ اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس میں موافقت فرماتے یعنی اس خواہش کو پُورا فرماتے تھے ۔

(۵) وَإِذَا الْتَمَسَتْ أَمْرًا لَيْسَ فِيْهِ مَحْذُوْرٌ وَافَقَ وَتَابَعَ ۔ (سفر السعادۃ ص ۱۷)

امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی چیز کا مطالبہ کرتیں تو نبیِ مکرّم شفیعِ معظّم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کو پُورا فرماتے بشرطیکہ وُہ مطالبہ خلافِ شرع نہ ہوتا ۔

فائدہ :

یہی حکم اُمّت کے لیے ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو خوش رکھے لیکن اگر کوئی مطالبہ کوئی رسم و رواج خلافِ شرع ہو تو اس میں ہرگز بیوی کا کہا نہ مانے ورنہ الٹا کر کے دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے :

تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَةِ ۔ (قوت القلوب ص ۵۲۰ جلد ۲)

جو خاوند اپنی بیوی کا غلام بن جاتے (کہ وہ ہر جائز و ناجائز میں اس کی اطاعت کرے) وُہ ذلیل ہو گیا۔

اور سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ رَجُلٌ يُطِيْعُ اِمْرَاَتَهٗ فِيْمَا تَهْوٰى اِلَّا اَكَبَّهُ اللّٰهُ فِى النَّارِ۔

(قوت القلوب ص ۵۲۰)

جو خاوند بیوی کی ہر بات (جائز و ناجائز) میں اس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں پھینکے گا۔

یا اللہ ہمیں ہر کام میں اپنے حبیبِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سچی غلامی نصیب کر۔

(۶) وَشَرِبَتْ مِنْ كُوْزٍ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَوَضَعَ شَفَتَهٗ عَلٰی مَوْضَعِ شَفَتِهَا ثُمَّ شَرِبَ

(زرقانی علی المواہب، انوارِ محمدیہ ص ۱۵۱، سفرالسعادۃ ص ۱۱۷)

ایک دن ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے آبخورے سے پانی پیا تو نبیِ رحمت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کے ہاتھ سے آبخورہ لے لیا اور جہاں امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے منہ لگا کر پیا تھا سرکار صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نے وہیں پر منہ مبارک لگا کر پانی پیا۔

(۷) رَفَعَتْ عَظْماً فَنَهَشَتْ مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ اللَّحْمِ فَاَخَذَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِهَا وَاَكَلَ مِنْ مَوْضِعِ فَمِهَا۔

(سفرالسعادۃ ص ۱۱۷)

ایک مرتبہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے ہڈی پر سے دانتوں کے ساتھ گوشت نوچا تو رحمتِ کائنات صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کے ہاتھ سے وہ ہڈی لے لی اور جہاں سے امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے کھایا تھا وہیں سے سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے گوشت کھانا شروع کردیا۔

(۸) اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدّیق رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا جب نبیِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو میں مصلّے پر لیٹ جاتی اور جب رحمتِ دوعالم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم سجدہ

کرتے ہیں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کر لیتے تو میں اپنے پاؤں دراز کر لیتی۔

(مدارج النبوۃ ص ۸۰۷ جلد ۲)

(۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پکائی اور حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیں تو فرمایا وھذہ کیا عائشہ کی بھی دعوت ہے صحابی رضی اللہ عنہ نے معذرت کی اور پھر دوسری بار پھر تیسری بار یوں ہوا تو صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی بھی دعوت ہے، یہ سن کر والیِ اُمت نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر صحابی کے گھر جلوہ افروز ہو گئے۔ اور یہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(کشف الغمہ ص ۹۹ جلد ۲)

(۱۲) اُم المومنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے ایک دن نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے "حریرہ" پکایا اور جب لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی تو وہاں ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ میں نے سودہ (رضی اللہ عنہا)

سے کہا اسے پی لیں انہوں نے انکار کر دیا پھر میں نے کہا اسے پی لیں ورنہ میں تیرے چہرہ پر مل دوں گی انہوں نے پھر انکار کر دیا، میں نے اپنا ہاتھ شوربے میں ڈبو کر اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر مل دیا یہ منظر دیکھ کر سیّدِ دو عالم رحمۃ للعلمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مسکرائے اور سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو بھی اس کے چہرے پر مل دے تو انہوں نے بھی شوربے میں ہاتھ بھگو کر میرے چہرے پر مل دیا سرکار علیہ السلام دیکھ کر مسکرا دیے۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی تو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جاؤ دونوں جا کر اپنے چہرے دھو کر آؤ۔

((مدارج النبوّۃ ص ۹۷)(کشف الغمہ ص ۸۹ جلد ۲) ۔

(۱۰) سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رحمتِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سُنا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے تھے:

عَائِشَةُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ ۔ (کشف الغمۃ ص ۹۰ جلد ۲)

یعنی عائشہ (رضی اللہ عنہا) جنّت میں میرے ساتھ ہو گی ۔

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ ہر مسلمان کو اپنے حبیب رحمۃ للعلمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا کرے ۔ وَھو حسبنا ونعم الوکیل وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

خاوند کے حقوق

خاوند کے جو بیوی پر حق ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیوی اپنے پر اللہ رسول (جلّ جلالہٗ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کے بعد سب سے بڑا حق خاوند کا جانے۔ جیسے کہ حدیثِ پاک میں ہے:

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ زَوْجُهَا قُلْتُ فَاَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ قَالَ اُمُّهٗ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲، المسند الجامع ص ۸۱۹، جلد ۱۹)

(السنن الکبریٰ نسائی ص ۳۶۳ جلد ۵، الترغیب والترہیب ص ۵۳ ج ۳)

(مجمع الزوائد ص ۳۱۱ جلد ۴)

امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ تو فرمایا سب سے زیادہ حق خاوند کا ہے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) مرد پر سب سے زیادہ حق

کس کا ہے؟ تو فرمایا اس کی ماں کا۔

فائدہ :

جب تک عورت کی شادی نہیں ہوتی اس پر اس کے والدین کا حق زیادہ ہوتا ہے اور شادی کے بعد خاوند کا حق والدین سے مقدم ہو جاتا ہے اور اس حق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی گھر اجڑ جاتے ہیں، برباد ہو جاتے ہیں۔ مثلاً خاوند، بیوی کے والدین کی آپس میں کسی لین دین کی وجہ سے ناچاقی ہو جاتی ہے، بیوی کے والدین بیٹی کو اپنے گھر بٹھا لیتے ہیں، آخرکار نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ اور گھر برباد ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بیوی سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مذکورہ بالا فرمان کو سمجھے اور خاوند کے کہنے پر اس کے گھر آباد رہے تو گھر برباد نہ ہو۔ ہاں اگر خاوند کسی خلافِ شرع امر پہ بیوی کو حکم کرتا ہے تو بیوی اس کی بات ہرگز نہ مانے کیونکہ یہ بھی شریعتِ مطہرہ کا حکم ہے۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

(مسند امام احمد (۱۰۹۵) قال احمد شاکر حدیث صحیح الجامع الصغیر ۴۹، جلد ۲)

جامع صغیر میں ہے :

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو تو کسی بھی مخلوق کا کہا نہ مانا جائے

اور والدین کو بھی چاہیے کہ جب تک خاوند خلافِ شرع کا حکم نہیں کرتا بیٹی کو گھر نہ بٹھائیں ۔ واللہ تعالیٰ الموفق

حدیث ۲ جَاءَتْ اِمْرَاءَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اَذَاتُ زَوْجٍ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَیْنَ اَنْتِ مِنْهُ قَالَتْ مَا آلُوْهُ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَكَیْفَ اَنْتِ لَهٗ فَاِنَّهٗ جَنَّتُكِ وَ نَارُكِ ۔

المسند الجامع ص ۸۹۸ ، السنن الکبریٰ ص ۳۳۱ جلد ۲ ۔
الترغیب والترہیب ص ۵۲ جلد ۳ ص ۳۳۵ جلد ۴ ، المستدرک للحاکم ص ۱۸۹ جلد ۲ ، وقال الذہبی فی التلخیص صحیح ص ۱۸۹ جلد ۲
مسند احمد ۱۸۹۰۴ ص ۳۵۰ جلد ۱۴ ص ۲۷۲۲ ، ص ۵۱۹ جلد ۱۸
قال حمزہ احمد اسناد صحیح الجامع الصغیر ص ۷۴۹ جلد ۲ ۔

ایک عورت نبیِ اکرم حبیبِ محترم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو سرکار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس سے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے ؟ اس نے عرض کیا ہاں تو پھر پوچھا تو اپنے خاوند کے ساتھ کیسی ہے عرض کیا خدمت کے لیے کوشش کرتی ہوں مگر جو میرے بس میں نہیں ہوتا ، فرمایا تیرا خاوند تیری جنّت بھی ہے ، اور تیرا دوزخ بھی ۔ یعنی اگر تو خاوند کو راضی رکھے گی تو تُو جنّت

پہنچ جائے گی اور خاوند ناراض رہا تو تو دوزخ پہنچ جائے گی۔

حدیث ۳ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰، مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۱، الترغیب والترہیب ص ۵۲/۳)

وقال ناصر الدین الالبانی ولہ شواھد برقی بھا الیٰ درجۃ الحسن او الصحیح، مسند احمد ۱۶۶۱

(مجمع الزوائد ص ۳۰۸ جلد ۴، المعجم الاوسط للطبرانی ص ۳۰۲ ص ۳۷۴/۹)

(الترغیب والترہیب ص ۲۲۵ جلد ۳)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جب عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اپنی حفاظت کرے (بدکاری سے بچے) اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو ایسی عورت جنّت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنّت جا سکتی ہے۔

حدیث ۴ اَیُّمَا امْرَاءَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (کشف الغمہ ص ۸۱، مشکوٰۃ ص ۲۸۱، ترمذی ص ۱۴۲، الترغیب والترہیب ص ۵۲ جلد ۳، ابن ماجہ ص ۱۳۴، شعب الایمان ص ۴۲۱ جلد ۶، سنن ابن ماجہ ۱۸۵۴، المستدرک للحاکم ص ۱۷۳ جلد ۴ وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد، وقال الذہبی، صحیح۔

جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا وُہ جنّت پہنچ گئی۔

واقعہ :

علاّمہ شہاب الدّین قلیوبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، ایک عورت کا بیٹا بیمار ہُوا تو اس عورت نے نذر مان لی کہ اگر اللہ تعالےٰ میرے بیٹے کو شفا عطا کرے تو میں سات دن دُنیا سے باہر رہ کر آؤنگی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو شفا دے دی لیکن ماں نے نذر پُوری نہ کی حتّٰی کہ ماں نے اپنی نذر کو بھلا دیا۔ کچُھ عرصہ کے بعد ماں کو خواب میں تنبیہ کی گئی کہ اگر تُو اپنی نذر پوری نہ کریگی تو تجھے نقصان پہنچے گا۔ وُہ گھبرا کر اُٹھی اور اپنے لڑکے کو بُلایا اور کہا بیٹا جب تو بیمار ہوا تھا میں نے نذر مانی تھی، اگر اللہ تعالیٰ تجھے شفا عطا کردے تو میں سات دن دُنیا سے باہر رہ کر آؤں گی۔ پھر تجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کر دی مگر میں نے نذر پوری نہ کی۔ اور اب تنبیہ آئی ہے کہ نذر پُوری کرو۔ لہٰذا بیٹا تُو مجھے قبرستان لے چل اور وہاں قبر کو کھود کر مجھے اس میں دفن کر دے پھر سات دن کے بعد میری قبر کشائی کرنا اگر زندہ نکل آئی تو بہتر ورنہ وہیں مٹی ڈال کر قبر برابر کر دینا۔ اور جب بیٹے نے قبر کھودی اور ماں اس میں لیٹ گئی بیٹے نے اُوپر سے

قبر بند کر دی اور واپس آگیا۔ ماں نے قبر میں دیکھا کہ سر کی طرف ایک سوراخ ہے اس میں سے روشنی آرہی ہے، اس نے اُٹھ کر جھانکا تو دیکھا کہ باغ ہے، اس نے باغ کی طرف نکلنے کی کوشش کی تو سوراخ بڑا ہوگیا۔ اور وہ نکل کر باغ میں چلی گئی، وہاں ایک حوض دیکھا جس کے کنارے دو عورتیں بیٹھی ہیں وُہ ماں ان کے پاس پہنچ گئی اور سلام کہا مگر ان دونوں میں سے کسی نے جواب نہ دیا پُوچھا بہن تم نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا سلام اور اس کا جواب یہ عبادت ہے اور عبادت کا گھر دُنیا ہے، یہاں عبادت ختم ہو چکی ہے، پھر ماں نے دیکھا کہ دونوں عورتوں میں سے ایک کو ایک بڑا سا جانور اپنے پروں کے ساتھ پنکھا کر رہا ہے، اور دُوسری کو دیکھا کہ اسکے سر پہ ایک جانور اپنی بڑی چونچ کے ساتھ ٹھونگے لگا رہا ہے اور جب چونچ مارتا ہے اس عورت کا بھیجا نکال لیتا ہے، جس سے اس عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

یہ منظر دیکھ کر ماں نے پُوچھا بہن یہ کیا منظر ہے جو میں دیکھ رہی ہوں۔ پنکھے والی عورت نے بتایا کہ میں صرف نماز روزہ پابندی سے کرتی تھی اور خاوند کو راضی رکھتی تھی، تو یہ انعام اللہ تعالیٰ نے مجھے خاوند کی رضا کا دیا ہے۔

دُوسری نے بتایا کہ میں دُنیا میں نیک عورت تھی مگر خاوند کی خدمت نہ کرسکی جب میں فوت ہوئی تو میرا خاوند مجھ پر راضی نہ تھا اور یہ عذاب خاوند کی ناراضگی کی وجہ سے ہے۔ پھر اس عورت نے کہا میرے خاوند کے ہاں میری سفارش کر دینا شاید وہ راضی ہو جائے اور مجھے اس عذاب سے رہائی مل جائے۔ اس ماں نے اس کے خاوند کا نام پتہ پُوچھ لیا اتنے میں ان عورتوں نے کہا اب تو اپنی قبر میں جا کیونکہ سات دن ہو گئے ہیں اور تیرا بیٹا تیری قبر کشائی کر رہا ہے پھر وہ ماں جب اپنی قبر میں آ کر لیٹی تو بیٹے نے اینٹیں اٹھائیں، اور ماں کو لے کر گھر پہنچ گیا۔ اور یہ خبر آناً فاناً پورے علاقے میں پھیل گئی کہ فلاں عورت سات دن دُنیا سے باہر رہ کر آئی ہے۔ اور لوگ زیارت کے لیے اُمنڈ پڑے اور ان زائرین میں اس عورت کا خاوند بھی آیا اور اس ماں نے اس کے سامنے اس کی بیوی کی حالت بیان کر کے سفارش کر دی خاوند نے سُن کر کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کیلئے معاف کر دیا۔ اور پھر جب رات ہوئی تو وُہ عورت خواب میں اس ماں کو ملی اور شکریہ ادا کیا کہ خاوند کے راضی ہو جانے سے مجھے عذاب سے رہائی مل گئی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

حدیث ۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْئَلَةٌ وَاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَهُ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْاَةُ الْمُطِيْعَةُ لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدُ الْبَارُ بِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ (نزہۃ الناظرین ص ۱۴۸، کنز العمال ص ۱۶۰ جلد ۱)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا دین کا ایک مسئلہ سیکھنا ایک سال کی عبادت اور غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور بے شک دین کا طالب علم (بشرطیکہ وُہ نبیوں، ولیوں کی شان میں بے ادبی کرنے والا نہ ہو) اور وہ عورت جو اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو اور وُہ لڑکا جو اپنے والدین کے ساتھ اچّھا سلوک کرنے والا ہے، یہ تینوں جنّت میں بغیر حساب پہنچ جائیں گے۔

حدیث ۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَآءُ فَقُلْتُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَكْثُرْنَ اللَّعْنَ وَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ۔ (قوت القلوب ص ۵۱۵، مسند امام احمد (نمبر ۲۰۸۶)

قال احمد شاکر اسنادہ صحیح (نزہۃ الناظرین ص ۱۴۸)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے (شبِ معراج)، دوزخ میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں زیادہ تر عورتیں ہیں۔ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ کس وجہ سے ہے، فرمایا اس لیے کہ عورتیں لعن طعن زیادہ کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔

حدیث ۷ وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَآءُ قَالُوْا لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ قَالَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لَا وَلٰکِنْ یَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ۔

(مسند امام احمد ۳۳۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا تو آج جیسا بھیانک منظر کبھی بھی نہیں دیکھا، اور دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ دوزخ میں زیادہ تر عورتیں کیوں ہیں، فرمایا کہ عورتیں ناشکری کرتی

ہیں۔ عرض کیا کیا عورتیں اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں فرمایا نہیں بلکہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور خاوند کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں تو اگر بیوی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی ناپسند بات دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

حدیث ۸ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ لَا تُؤْذِیْ اِمْرَاءَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشَکُ اَنْ یُّفَارِقُکِ اِلَیْنَا۔ (نزہۃ الناظرین ص ۱۴۸)، (ترمذی شریف ص ۱۷۴ جلد ۱) (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۱)

نبیِ اکرم جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب دنیا میں بیوی اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو جنتی حور اسے کہتی ہے اللہ تجھے تباہ کرے کیوں تُو اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے۔ یہ تو تیرے ہاں مہمان ہے۔ اور یہ جلدی ہی تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

حدیث ۹ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِذَا

اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ۔ (قوت القلوب ص ۵۰۱)

(ترغیب ترہیب ص ۶۶۰ جلد ۲) (جامع صغیر ص ۱۷ جلد ۱)

مصطفٰے کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے اُمّت کیا میں تمہیں بہترین خزانہ نہ بتاؤں؟ وُہ خزانہ نیک بیوی ہے کہ خاوند جب اسے دیکھے خوش ہوجائے، اور جب اس کو کوئی حکم کرے وُہ خاوند کی اطاعت کرے، اور جب خاوند کہیں جائے تو وُہ اپنے نفس کی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔

حدیث ۱۰ وَجَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا وَافِدَۃُ النِّسَآءِ اِلَیْکَ هٰذَا الْجِهَادُ کَتَبَهُ اللّٰہُ عَلَی الرِّجَالِ فَاِنْ لَّمْ یُصِیْبُوْا اُجِرُوْا وَاِنْ قُتِلُوْا اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ وَنَحْنُ مَعَاشِرُ النِّسَآءِ نَقُوْمُ عَلَیْهِمْ فَمَا لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْلِغِیْ مَنْ لَقِیْتِ مِنَ النِّسَآءِ اِنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا

بِحَقِّہٖ يَعْدِلُ ذٰلِكَ وَقَلِيْلٌ مِّنْكُنَّ تَفْعَلُهٗ ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۱، الترغیب والترہیب ص ۳۳۶ جلد ۳)

ایک عورت دربارِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتوں کی طرف سے آپ کی خدمت میں وفد بن کر یہ پوچھنے حاضر ہوئی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اور جہاد میں اگر مرد شہید نہ بھی ہوں ان کو اجر و ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شہید ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہیں ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم جو عورتیں ہیں ہم ان کی خدمت کرتی ہیں تو ہمارے لیے کیا اجر ہے؟ یہ سن کر امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بی بی تو جس عورت کو ملے اسے یہ پیغام دے کہ خاوند کی اطاعت کرنا اور خاوند کے حق کا اعتراف کرنا یہ اس شہادت کے برابر ہے لیکن خاوند کا حق ادا کرنے والی عورتیں بہت کم ہیں۔

حدیث ۱۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَتْ فَتَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ فَتَاةٌ اُخْطَبُ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ التَّزْوِيْجَ فَمَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَ لَوْ كَانَ مِنْ فَرْقِهٖ اِلٰى قَدَمِهٖ صَدِيْدٌ

فَلَحِسَتْهُ مَا اَدَّتْ شُكْرَهٗ قَالَتْ فَلَا اَتَزَوَّجُ
قَالَ بَلٰى فَتَزَوَّجِىْ فَاِنَّهٗ خَيْرٌ ۔

(قوت القلوب ص ۵۱۵ ، مسند امام احمد (۱۲۵۵۱) قال حمزہ احمد ،
اسناد صحیح مجمع الزوائد ص ۳۱۰ جلد ۴ بالفاظ مختلفۃ ——
الترغیب والترہیب ص ۳۳۶ جلد ۳)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک نوجوان عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ[1] میں جوان عورت ہوں میرا رشتہ طلب کیا جا رہا ہے اور میں شادی کو ناپسند کرتی ہوں لہٰذا فرمایا جائے کہ خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے، یہ سن کر فرمایا اگر خاوند کے سر سے لے کر پاؤں تک پیپ بہتی ہو اور بیوی اس کو زبان سے چاٹ لے تو پھر بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہیں کیا یہ سن کر اس عورت نے کہا میں شادی نہیں کروں گی فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ شادی کر کیونکہ یہی تیرے لیے بہتر ہے۔

فائدہ :

اگر زندگی میں ایک بار بھی بدکاری میں مرد یا عورت مبتلا ہو جائیں تو زندگی بھر کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

نیز : خاوند کے حقوق میں یہ ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی اجازت

[1] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

کے بغیر باہر نہ نکلے حدیث پاک میں ہے :

۱۔ مَنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ اَوْ تَتُوْبَ ۔

(نزہۃ الناظرین ص ۱۴۸)

جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکلی تو جب تک وہ واپس آئے اور توبہ نہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں ۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَزَوْجُهَا كَارِهٌ لِذٰلِكَ لَعَنَهَا كُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَكُلُّ شَيْءٍ مَرَّتْ عَلَيْهِ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ حَتّٰى تَرْجِعَ

(مجمع الزوائد ص ۳۱۶ جلد ۴ ، المعجم الاوسط ص ۳۱۴) ۔

(الترغیب والترہیب ص ۳۴۲ جلد ۳)

سیدنا ابن عمر صحابی نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جب عورت اپنے گھر سے بے اجازت خاوند کے نکلتی ہے اور خاوند اس کے باہر جانے کو پسند نہیں کرتا تو اس عورت پر آسمان کا ہر فرشتہ اور ہر وہ چیز جس کے پاس سے گزری ۔ اس

عورت پر اس کے واپس آنے تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

۳۔ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَحَفِظَتْ غَيْبَتَهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَ طَرَحَتْ زِيْنَتَهَا وَقَيَّدَتْ رِجْلَهَا وَاَقَامَتِ الصَّلٰوةَ فَاِنَّهَا تُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْرَاءَ طِفْلَةً فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنٌ فَهُوَ زَوْجُهَا فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ زَوْجُهَا مؤْمِناً زَوَّجَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ هِيَ فَشَتَتْ بَطْنَهَا لِغَيْرِهٖ وَتَزَيَّنَتْ لِغَيْرِهٖ وَ اَفْسَدَتْ فِيْ بَيْتِهَا وَ اَخَفَتْ رِجْلَهَا تُرِيْدُ الْبَغْيَ نُكِسَتْ عَلٰى رَاسِهَا فِيْ جَهَنَّمَ ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں جس عورت کا خاوند کہیں باہر جائے اور بیوی خاوند کی عدم موجودگی میں اپنی حفاظت کرے، بناؤ سنگھار کرنا چھوڑ دے اور اپنے آپ کو خاوند کے گھر میں محصور کرلے یعنی باہر نہ جائے اور نماز پابندی سے پڑھے، تو ایسی عورت قیامت کے دن نو عمر کنواری اٹھائی جائے گی۔ پھر اگر اس کا خاوند

بھی مومن ہوا تو وُہ عورت جنّت میں اپنے خاوند کی بیوی رہے گی، اور اگر اس کا خاوند مومن نہیں تو اللہ تعالیٰ اس عورت کا نکاح کسی شہید سے کر دے گا۔

لیکن اگر عورت نے خاوند کے جانے کے بعد اپنی حفاظت نہ کی۔ اور غیر مرد کے لیے بناؤ سنگھار کیا اور گھر میں گڑبڑ اور بدکاری کی اور باہر نکلتی رہی تو ایسی عورت کو قیامت کے روز سر کے بل دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ (الامان والحفیظ)

سبق آموز واقعہ :

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سفر پر گئے اور وُہ جاتے ہوئے بیوی سے کہہ گئے کہ گھر سے باہر نہیں جانا۔ خاوند کے جانے کے بعد بیوی کو پیغام آیا کہ تیرا باپ بیمار ہے آ کر بیمار پرسی کر جا۔ اس بیوی نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو بھیج کر عرض کیا ! یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا خاوند مجھ سے کہہ گیا ہے کہ باہر نہیں جانا اور میرا باپ بیمار ہو گیا ہے کیا میں باپ کی بیمار پرسی کے لیے جا سکتی ہوں ؟ یہ سُنکر رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ ۔

یعنی اپنے خاوند کی اطاعت میں رہ زاں بعد پیغام آیا کہ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے پھر کسی کو بھیج کر اجازت مانگی تو فرمان جاری ہوا

اَطِيْعِيْ زَوْجَكِ -

اپنے خاوند کی اطاعت میں رہو - بیوی صبر کر کے گھر میں ہی رہی اور جب اس کے باپ کو دفن کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بیوی کی طرف پیغام بھیجا کہ تو خاوند کی اطاعت میں رہی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو جنّت عطا کر دی ہے -

(قوت القلوب ص ۵۱۴ ، مجمع الزوائد ص ۳۱۶ جلد ۴ ، المطالب العالیہ لابن حجر العسقلانی ص ۷۴ جلد ۲ -

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ یہ ایمانی جذبہ صحابہ کرام کو عطا ہوا تھا ورنہ اس زمانہ میں کون عورت ہے کہ باپ فوت ہو جائے اور وہ نہ جائے بلکہ اس زمانہ میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارا نہ کرے - پھر یہ کہ اگر وہ حکم عدولی کرتے ہوئے چلی جاتی تو سوا باپ کا چہرہ دیکھنے کے اور کیا کر لیتی - مگر اس بیوی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ ذیشان اور خاوند کی اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ کو جنّت عطا کر دی -

دُعا :

یا اللہ ان عورتوں کو ہدایت عطا کر جو خاوند کی اجازت کے بغیر محفلوں اور رشتہ داروں کے ہاں بھاگی پھرتی ہیں -

نیز :

خاوند کے حقوق میں سے یہ ہے کہ بغیر خاوند کی اجازت کے نفلی عبادت (نماز، روزہ) نہ کرے ۔

۱ ۔ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَأْذَنُ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔ (نزہۃ الناظرین ص ۱۴۷ صحیح بخاری ص ۷۸۲، الترغیب والترہیب ص ۵۷ جلد ۳، ص ۳۴۰ جلد ۳)

کسی عورت کو جائز نہیں کہ خاوند کی موجودگی میں خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور خاوند کے گھر میں کسی کو خاوند کی اجازت کے بغیر نہ آنے دے

۲ ۔ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃُ حَقَّ اللّٰہِ عَلَیْھَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِھَا کُلَّہٗ وَلَا یَحِلُّ لَھَا اَنْ تَصُوْمَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْھَا ۔

(کشف الغمہ ص ۸۱، الترغیب والترہیب ص ۳۴۰ بالفاظ مختلفہ (صفحہ نمبر ۶۷۶ جلد ۲)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی

عورت اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک خاوند کے حقوق پورے ادا نہ کرے۔ اور عورت کو یہ جائز نہیں کہ خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھے، اور اگر عورت نے بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھ لیا تو اسے سوا بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور اس کا روزہ قبول نہ ہوگا۔

واقعہ :

ہمارے ایک دوست تھے مولانا عبدالحمید صاحب، ان کی شادی ہوئی تو ان کی بیوی دنیاوی نظر میں بڑی نیک تھی، کہ مصلّے پر بیٹھے رہنا نفلی عبادت پر بڑا زور مگر خاوند کے حقوق کی پروا نہیں تھی۔ آخر کار معاملہ بگڑتے بگڑتے طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ جدائی ہوگئی۔ پھر مولانا موصوف نے دوسری شادی کی تو دوسری بیوی صرف فرضی عبادت پوری کرتی تھی اور خاوند کی خدمت میں حاضر رہتی یہ دیکھ کر مولانا نے بتایا کہ مجھے تو اب پتہ چلا ہے کہ شادی اسکو کہتے ہیں پہلے تو نرا وبال ہی تھا۔

اسی لیے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرمایا کرتے تھے :

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ الْمَرْاَۃَ الْمَلِغَۃَ

اَلْبَزِعَةَ مَعَ زَوْجِهَا الحِصَانُ عَنْ غَیْرِہٖ ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲ ، قوت القلوب ص ۵۰۱ جلد ۲

(کنز العمال (۴۵۱۳۰) ص ۴۰۶ جلد ۱۶ ، جامع الاحادیث

للسیوطی ص ۲۴۵ جلد ۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وُہ عورت قدر و منزلت والی ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ ہنسی مزاح اور خوش طبعی کرے۔ اور خاوند کے علاوہ غیروں سے اپنے کو بچائے ۔

نتیجہ :

ان مذکورہ بالا فرامین سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایک عورت نفلی عبادت بہت زیادہ کرتی ہے ، محفلوں وغیرہ میں بھاگی پھرتی ہے ۔ خاوند کی پروا نہیں کرتی اور دُوسری عورت نفلی عبادت کی پروا نہیں کرتی مگر خاوند کو خوش رکھتی ہے ، اس کے ساتھ ہنسی کھیل اور خوش طبعی کرتی ہے ۔ پہلی عورت سراسر گھاٹے میں ہے اور دُوسری عورت خاوند کو خوش رکھنے والی نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا اور وُہ جنّت کی حقدار ہے ۔ جیسا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد مبارک ہے :

اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ

مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲ ، ابن حبان ص ۱۸۳ جلد ۶) ۔

(الترغیب والترہیب ص ۵۲ جلد ۵ ص ۳۷۲ ، جلد ۹ ، ص ۳۳۵ ، جلد ۳)

یعنی عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان مبارک کے روزے رکھے اور اپنی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے ایسی عورت جنّت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے ۔

نیز :

خاوند کے حقوق میں سے یہ ہے کہ بیوی جنسی تعلّق کے مطالبے پر بغیر شرعی عذر کے انکار نہ کرے ۔

وَعَلَیْھَا اَنْ لَا تَمْنَعُہٗ لَیْلًا وَّلَا نَھَارًا فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّاِنْ کَانَتْ صَائِمَۃً فَلَا یَحِلُّ لَھَا اَنْ تَصُوْمَ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔

(قوّت القلوب ص ۵۰۵)

بیوی پر لازم ہے کہ وظیفہ زوجیت سے (بغیر عذر شرعی) انکار نہ کرے دن ہو یا رات اگرچہ (نفلی) روزے سے ہو۔ اور وہ بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ نہ رکھے ۔ اور حدیث پاک میں ہے :

مَنْ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا سَاخِطٌ عَلَيْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ وَلَمْ يَصْعَدْ لَهَا اِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

(کشف الغمہ ص ۹۰ جلد ۲)

رسولِ اکرم حبیبِ مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمایا کرتے تھے، جس عورت نے رات گزاری اس حال میں کہ اس کا خاوند اس پر ناراض رہا نہ اس عورت کی نماز قبول اور نہ اس کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جائے گی۔ تاوقتیکہ اس کا خاوند راضی ہو۔

نیز حدیثِ پاک میں ہے:

اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا اَنْ تَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا۔ الخ

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲۔ ترغیب و ترہیب ص ۶۸۱ جلد ۲)

نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمایا کرتے تھے جب بیوی کو اس کے خاوند نے اپنے بستر کی طرف بُلایا اور بیوی نے آنے سے انکار کر دیا اور

خاوند نے رات ناراضگی کی حالت میں گزاری تو ایسی عورت پر صبح تک فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر میں کسی کو (اللہ تعالٰی کے سوا) سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲، السنن الکبریٰ ص ۳۱۳ جلد، ۵)

(ترمذی شریف ص ۱۴۲ جلد ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۱)

یعنی اگر خاوند اپنی حاجت کےلیے اپنی بیوی کو بلائے تو بیوی حاضر ہو جائے۔ اگرچہ تنور پر بیٹھی ہو۔

نیز فرمایا رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے:

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُسَوِّفَاتِ الَّتِیْ یَدْعُوْ زَوْجُھَا اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَقُوْلُ سَوْفَ سَوْفَ حَتّٰی تَغْلِبَہٗ عَیْنَاہُ۔ (کشف الغمہ ص ۸۰)۔

اللہ تعالٰی کی لعنت ہو ان عورتوں پر جن کو خاوند اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ حیلے بہانے کرتی رہے کہ آتی ہوں، آتی ہوں حتّٰی کہ خاوند سو گیا۔

نیز فرمایا نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے :

خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي تَسُرُّ زَوْجَهَا إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَتُطِيْعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ بِمَا يَكْرَهُ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ ، مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۳) ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر عورت وُہ ہے کہ خاوند اسکو دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب بیوی کو حکم کرے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان اور خاوند کے مال میں خاوند کی مخالفت اور خیانت نہ کرے ۔ نیز فرمایا :

وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ سَخَطَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا سَخَطَ اللهُ عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَاْمُرَهَا بِمَا لَا يَحِلُّ۔

(کشف الغمہ ص ۸۰ جلد ۲)

جس عورت پر اس کا خاوند ناراض ہوُا اس پر ربّ تعالیٰ بھی ناراض ہو گیا ہاں اگر خاوند ایسی بات کا حکم کرتا ہے جو شریعت میں جائز نہیں اس کام میں خاوند کی اطاعت کی ہرگز اجازت نہیں ۔

تنبیہ :

خاوند کو بھی چاہیے کہ بیوی کی صحت وغیرہ کا خیال رکھے ، اور جب دیکھے کہ بیوی کو جنسی وظیفہ برداشت کرنا مشکل ہے تو مجبور

نہ کرے ورنہ وہ حقوق العباد میں جواب دہ ہوگا۔

نیز حدیث پاک میں ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا۔
(ترغیب و ترہیب ص۶۷۶ ج۲)

فرمایا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو بیوی اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی اس نے اپنے ربّ تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کیا۔

نیز:

خاوند کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ بیوی خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے جیسے کہ بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ خاوند کے گھر سے اپنے میکے والوں والدین اور بہن بھائیوں کے لیے خیانت کی مرتکب ہوتی ہیں اور یہ عادت دین و دنیا میں ذلیل و خوار کر دیتی ہے دنیا میں یوں کہ آخر کبھی تو یہ راز فاش ہو ہی جاتا ہے تو ایسی بیوی اپنے خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہے اور دینی نقصان یہ ہے کہ ایسی عورت کی دربارِ الٰہی میں کوئی قدر و منزلت نہیں ہے:

حدیثِ پاک میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ قَلْبًا شَاکِرًا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَبَدَنًا عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرًا وَزَوْجَۃً لَا تَبْغِیْہِ حَوْبًا فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ ۔

(ترغیب ترہیب ص ۶۶۰ جلد ۲، مشکوٰۃ ص ۲۸۳ (قوت القلوب ص ۵۰۱)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں جس کو عطا ہوئیں اسے دین و دُنیا کی بھلائی عطا ہوئی ۔

(۱) دل شکرگزار (۲) زبان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی (۳) بدن مصیبتوں پر صبر کرنے والا (۴) بیوی جو کہ اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں گناہ کی مرتکب نہ ہو ۔

نوٹ :

بعض روایتوں میں حوبا کی جگہ خونا ہے ۔ حوب کا معنی گناہ ہے اور خون کا معنیٰ خیانت ہے یعنی خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے ۔

حدیث ۲ : ثَلَاثَۃٌ مِنَ السَّعَادَۃِ الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ تَرَاھَا تُعْجِبُکَ وَتَغِیْبُ فَتَاْمَنُھَا عَلٰی نَفْسِھَا وَمَالِکَ ۔ (ترغیب ترہیب ص ۶۶۲ جلد ۲)

تین چیزیں انسان کی سعادۃ سے ہیں ان میں سے ایک ایسی نیک بیوی جو کہ اگر تو اسے دیکھے تو تُو خوش ہو جائے اور تُو کہیں جائے تو تُو اپنی بیوی کو اس کی ذات پر اور اپنے مال پر امانت دار جانے۔

حدیث ۳ خَيْرُ نِسَاءِ كُمْ مَنْ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا زَوْجُهَا سَرَّتْهُ وَ اِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَ اِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ

(احیاء العلوم ص ۴۱ جلد ۲ ۔ قوت القلوب ص ۵۰۱)

اے میری اُمّت تمہاری وہ بیویاں بہتر ہیں کہ جب تو اس اپنی بیوی کو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو اُس کو حکم کرے وُہ تیرا حکم مانے اور جب تُو کہیں جائے تو وُہ اپنی ذات کی اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔

نوٹ:

ذات کی حفاظت یہ ہے کہ بدکاری نہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب و ترضى ۔

حدیث ۴ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةَ الوداع لَا تُنْفِقُ اِمْرَاَةٌ

شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ۔

(رواہ الترمذی ، مشکوٰۃ ص ۱۷۲) ۔

سیّدنا ابُو امامہ صحابی نے فرمایا حجۃ الوداع میں جب رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خُطبہ دیا تو خُطبہ کے دوران فرمایا بیوی اپنے خاوند کے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے ، اس پر عرض کیا گیا یا رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کیا بیوی اپنے خاوند کے گھر سے کسی کو کھانا بھی نہیں دے سکتی تو فرمایا کھانا تو بہترین مال ہے ۔

یعنی جب کھانا افضل مال ثابت ہُوا تو بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کھانا بھی کسی کو نہ دے ۔

نیز حضرت خواجہ ابُوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

وَيُقَالُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ لَمْ تَزَلْ فِيْ سُخْطِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهَا ۔

(قوّت القلوب ص ۵۱۴)

یعنی فرمایا جاتا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کے مال سے بغیر اجازت سے خرچ کرے تو وہ عورت اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہے تاوقتیکہ اس کا خاوند اجازت نہ دے۔

انتباہ:

اگر کسی عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ کر لیا ہے تو وہ دنیا میں خاوند سے معاف کرالے ورنہ قیامت کے دن حساب دینا ہوگا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

اور اگر عورت اپنے خاوند کی اجازت سے اس کے مال سے فی سبیل اللہ خرچ کرے تو دونوں کو اجر و ثواب ملے گا۔

وَاِنْ اَطْعَمَتْ وَاَنْفَقَتْ عَنْ اِذْنِهٖ وَرِضَاهُ كَانَ لَهَا مِثْلُ اَجْرِهٖ۔

(قوت القلوب ص ۵۱۴)

یعنی اگر بیوی نے خاوند کی اجازت سے کسی کو کھانا کھلایا یا کوئی اور چیز صدقہ کی تو دونوں کو ثواب عطا ہوگا۔

ابو سعید غفرلہ

خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق

(۱)

نکاح کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ خاوند بیوی ایک دُوسرے کو نام کے ساتھ نہ پکاریں یہ شریعت میں ناپسند ہے۔ اور عموماً خواتین تو اپنے خاوند کو نام کے ساتھ نہیں بُلاتیں مگر اکثر طور دیکھا گیا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو اس کے نام کے ساتھ بلاتا ہے، یوں نہیں چاہیے۔

وَاللّٰہ الموفق وَنِعْمَ الْوَکِیْل

(۲)

نیز زوجین کے مشترکہ حقوق میں سے یہ ہے کہ ایک دُوسرے کی غیبت نہ کریں، قرآنِ مجید میں ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔

یعنی کوئی کِسی کی غیبت نہ کرے۔

نیز حدیثِ پاک میں ہے:

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۵)
(ترغیب ترہیب ص ۵۱۱ جلد ۳)

غیبت زنا سے بھی بدتر ہے ۔

واقعہ :

ایک بزرگ کی بیوی کی طبیعت کرخت تھی جس کی بنا پر آپس میں ناچاقی رہتی ۔ کسی دوست نے اس بزرگ سے پوچھ لیا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے تو فرمایا وُہ میری بیوی ہے لہٰذا میں اس کی غیبت کیوں کروں بعد میں اس بزرگ نے طلاق دیدی تو پھر اسی دوست نے پوچھا اب تو وُہ آپ کی بیوی نہیں رہی اب آپ اس کے متعلّق کچھ بتائیں یہ سُن کر فرمایا اب میرا اس سے کوئی تعلّق نہیں رہا لہٰذا میں کیوں کسی بیگانی عورت کی غیبت کروں؟ ۔

الحاصل احتیاط کی جائے کہ کبھی بھی خاوند بیوی ایک دُوسرے کی بُرائی کسی کے سامنے بیان نہ کریں ۔ عموماً عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جگہ جگہ خاوند کی بُرائی بیان کرتی رہتی ہیں ۔

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل ۔

(۴)

زوجین کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دُوسرے کو کسی خلافِ شرع کام پر نہ اُکسائیں اور اگر بالفرض خاوند بیوی کو یا بیوی خاوند کو کسی خلافِ شرع کام کے متعلّق کہے تو وُہ بالکل انکار

کردے۔

حدیث پاک میں ہے:

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۱، مسند امام احمد ص ۱۰۹۵، الجامع الصغیر للسیوطی ص ۹۴۹، جلد ۲ (۲-۹۹)

یعنی جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آتی ہو وہاں کسی بھی مخلوق کا حکم نہ مانا جائے۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

(۴)

نیز خاوند بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ نیک کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ اِمْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ

فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ ۔

(رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا **اللہ** تعالیٰ اس بندے پر رحمت نازل کرے جو رات کو تہجّد کے لیے اُٹھا اور نمازِ تہجّد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی اُٹھایا اور اس نے بھی نمازِ تہجّد پڑھی اور اگر بیوی نہ اُٹھے تو خاوند اپنی بیوی کے مُنّہ پر پانی کا چھینٹا مارے **اللہ** تعالیٰ رحمت کرے اس عورت پر جو رات کو تہجّد کے لیے اُٹھی اور تہجّد پڑھی اور خاوند کو بھی جگایا اور اگر خاوند نہ اُٹھے تو بیوی اپنے خاوند کے مُنّہ پر چھینٹا لگائے (تاکہ وُہ اُٹھ کر تہجّد پڑھ لے) یوں ہی دیگر امورِ خیر میں ایک دُوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔

ایک دُوسرے کے ساتھ نیک کام میں تعاون کرو

ہمارے ایک دوست تھے مولانا عطا محمّد صاحب ان کا کوئی عزیز تھانیدار تھا، مولانا اس تھانیدار کے گھر کسی کام کو گئے، تو تھانیدار صاحب نے ماحضر (چائے وغیرہ) پیش کی مولانا صاحب

کا بیان ہے کہ میں اس وجہ سے جھجک گیا کہ نامعلوم یہ کیسا مال ہے تو تھانیدار صاحب نے بتایا مولانا آپ بلا جھجک کھائیں یہ حلال و طیّب ہے پھر تھانیدار صاحب نے بتایا کہ جب سے میری شادی ہوئی جب میں گھر آتا ہوں تو میری نیک اور خوش نصیب بیوی میری جیب ٹٹولتی ہے اور اگر میری جیب میں سے کچھ نکلے تو پوچھتی ہے کہ یہ کہاں سے آئے ہیں کیا یہ رشوت کے تو نہیں؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بیوی کے تعاون سے میری روزی پاک ہوگئی ہے ۔

تنبیہ :

اس دور میں سو بلکہ ہزار میں سے ایک دو ایسی خواتین ہونگی جو حرام سے خود بھی بچتی ہیں اور خاوندوں کو بھی بچا لیتی ہیں ۔ ایسی خواتین کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا کرے ۔

(۵)

نیز خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی جنسی تعلق یعنی آپس کے ملاپ کا کسی کے سامنے ذکر نہ کریں، نہ خاوند کسی مرد کے سامنے بیان کرے نہ بیوی کسی عورت کے سامنے بیان کرے حدیث پاک میں اس سے سخت ممانعت آئی ہے اور ایسا کرنیوالوں

کو بدترین انسان کہا گیا ہے۔

حدیث ۱ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قُعُوْدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَعَلَّ رَجُلًا یَقُوْلُ مَا فَعَلَ بِاَهْلِهٖ وَلَعَلَّ اِمْرَاَةً تُخْبِرُ مَا فَعَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقُلْتُ اِیْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ یَفْعَلُوْنَ وَاِنَّهُنَّ یَفْعَلْنَ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ شَیْطٰنٍ لَقِیَ شَیْطَانَةً فَغَشِیَهَا وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ ۔ (الزواجر ص ۲۹ جلد ۲، الترغیب والترہیب ص ۸۶ جلد ۳)

حضرت اسماء بنت یزید صحابیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک وقت میں دربارِ رسالت میں حاضر تھی اور کچھ مرد اور عورتیں بھی حاضر تھیں تو رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا شاید کوئی مرد کسی کے سامنے بیان کر دے جو اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا ہے اور شاید کوئی عورت دُوسروں کے سامنے بیان کر دے جو اس نے خاوند کے ساتھ کیا ہے۔ یہ سُن کر سب خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کی قسم مرد ایسا کرتے ہیں۔

اور عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا ہرگز نہ کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شیطان کی کسی شیطانہ سے ملاقات ہوئی اور وہ شیطان اس شیطانہ کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہی ہم بستر ہو گیا۔

حدیث ۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یُنْشِرُ اَحَدُ ھُمَا سِرَّ صَاحِبِہٖ۔

(الزواجر ص ۲۹ جلد ۲ ، الترغیب والترہیب ص ۸۶ جلد ۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین وہ خاوند اور بیوی ہیں جو آپس میں ہم بستر ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے کردار کو لوگوں کے سامنے بیان کر دیتے ہیں۔ نیز مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۶ اور مسلم شریف ص ۴۶۴ جلد ۱ پر بھی اسی مضمون کی حدیث پاک مرقوم ہے۔

(۶)

نیز خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی

کی شادی کسی بد مذہب، کسی بے ادب اور کسی شرابی بدکردار کے ساتھ نہ کریں۔

حدیث پاک میں ہے:

۱۔ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَیُفْتِنُوْنَکُمْ
(صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف ص ۲۸)

یعنی اے میری اُمّت تم بدعقیدہ لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے دُور رکھو کہیں تمہیں گمراہ نہ کریں کہیں تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کریں۔

۲۔ سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَمَهْمَا زَوَّجَ اِبْنَتَهٗ ظَالِمًا اَوْ فَاسِقًا اَوْ مُبْتَدِعًا اَوْ شَارِبَ خَمْرٍ فَقَدْ جَنٰی عَلٰی دِیْنِهٖ وَتَعَرَّضَ لِسُخْطِ اللّٰهِ۔

(احیاء العلوم ص ۴۳ جلد ۲)

اور جب کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی ظالم یا فاسق یا بدمذہب یا کسی شرابی سے کر دیا تو اس نے اپنے مذہب کا نقصان کیا اور اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی (غضب) کے لیے پیش کر دیا۔

۔ حضرت شیخ ابو طالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَلَا یَنْکِحُ اِلٰی مُبْتَدِعٍ وَلَا فَاسِقٍ وَلَا ظَالِمٍ

وَلَا شَارِبِ خَمرٍ وَلَا اٰكِلِ الرِّبَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَلَمَ دِيْنَهٗ ۔

(قوت القلوب ص ۵۱۳)

کوئی مسلمان کسی بدعقیدہ کو رشتہ نہ دے اور نہ ہی کسی ظالم، فاسق شرابی اور سود خور کو رشتہ دے اور جس مسلمان نے ایسا کیا بے شک اس نے اپنے دین میں رخنہ ڈالا ۔

۴ ۔ نیز فرمایا :

وَلَيْسَ هٰؤُلَاءِ اَكْفَاءً لِلْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ الْعَفِيْفَةِ ۔ (قوت القلوب ص ۵۱۳)

اور یہ جن کا ذکر ہوا بدمذہب وغیرہ یہ کسی آزاد مسلمان پاکدامن عورت کا کفو نہیں ہیں ۔

۵ ۔ مجمع الفتاوی میں ہے :

سُئِلَ الرُّسْتَغْنِيُّ عَنِ الْمُنَاكَحَةِ بَيْنَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاَهْلِ الْاِعْتِزَالِ فَقَالَ لَا يَجُوْزُ

(تفسیر روح البیان ص ۲۲۳ جلد ۵)

علامہ رستغنی سے پوچھا گیا کہ اہل سنت وجماعت کا اور معتزلیوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں آپ نے فرمایا یہ جائز نہیں ۔

۶ - ازاں بعد علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَقِسْ عَلٰی هٰذَا سَائِرَ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ الَّتِیْ لَمْ یَکُنْ اِعْتِقَادُهُمْ کَاِعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَلَزِمَ بِذٰلِكَ الْاِعْتِقَادِ اِکْفَارٌ اَوْ تَضْلِیْلٌ۔

(تفسیر روح البیان ص ۴۸۳ جلد ۹)

یوں ہی باقی تمام گمراہ فرقوں کے ساتھ نکاح نا جائز ہے جن کے عقائد اہل سُنّت وجماعت کے عقائد جیسے نہیں ہیں اور جن فرقوں کی تکفیر یا تضلیل لازم آتی ہو۔

۷ - وَلَوْ کَانَ مُبْتَدِعًا وَالْمَرْاَةُ سُنِّیَّةٌ لَمْ یَکُنْ کُفْوًا لَهَا۔

(تفسیر روح البیان ص ۹۰ جلد ۹)

اگر مرد بدعقیدہ ہو اور عورت سُنّی ہو تو ایسا مرد کسی سُنّی عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔

۸ - کبیری شرح منیہ میں ہے:

اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَهُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ۔

یعنی بدمذہب عقیدہ کے لحاظ سے فاسق ہے اور یہ فاسق عملی

سے بدتر ہے۔

۹۔ نیز فتاویٰ شامی (ردالمحتار) میں ہے۔

حُكِيَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ خَطَبَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اِبْنَتَهٗ فِيْ عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ الْجُوْزَجَانِيِّ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يَتْرُكَ مَذْهَبَهٗ فَيَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَاَجَابَهٗ وَزَوَّجَهٗ فَقَالَ الشَّيْخُ بَعْدَ مَا سُئِلَ عَنْ هٰذِهٖ وَاَطْرَقَ رَاْسَهٗ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِ اَنْ يَذْهَبَ اِيْمَانُهٗ وَقْتَ النَّزْعِ لِاَنَّهٗ اِسْتَخَفَّ بِمَذْهَبِهِ الَّذِيْ هُوَ حَقٌّ وَتَرَكَهٗ لِاَجْلِ جِيْفَةٍ مُنْتِنَةٍ۔

(ردالمحتار ۷۰۸ جلد ۳ باب التعزیر)

یعنی ایک حنفی مرد نے کسی اہلِ حدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو اس اہلِ حدیث نے کہا رشتہ دیتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تو حنفی مذہب چھوڑ دے اور فاتحہ خلف الامام پڑھے اور نماز میں رفعِ یدین کرے اس پر اس حنفی نے یہ شرط قبول کر لی اور رشتہ

لے لیا۔ تو یہ مسئلہ حضرت شیخ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اس پر آپ نے سر جھکایا اور سر اٹھا کر فرمایا نکاح تو ہوگیا لیکن مجھے خوف ہے کہ ایسے حنفی کا موت کے وقت ایمان چھین لیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے حق مذہب کو معمولی جانا اور اپنا حق مذہب گندے چمڑے کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔

انتباہ

موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بد رسمیں لوٹ آئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ برادری سے رشتہ باہر نہیں کرنا خواہ کسی شرابی بدمعاش، کسی سود خوار بلکہ کسی بے ادب بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ داری کر لیتے ہیں مگر برادری سے باہر نہیں کرتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دیندار اچھے خلق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَ لِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ ۔ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷، الترغیب والترہیب ص ۴۵ ج ۳، ابوداؤد شریف ص ۲۸۰ ج ۱، نسائی ص ۷۱ ج ۲، ابن حبان ص ۱۳۷ ج ۶)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا نکاح میں چار باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ ۱۔ مال، ۲۔ برادری، ۳۔حسن وجمال۔۴۔دین لہٰذا اے میری اُمّت تم دین کو ترجیح دو۔

۲۔ نیز نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ وَ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ۔

(رواہ الترمذی ص ۱۶۱ جلدا۔ مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷)

یعنی اے میری اُمّت جب تم سے کوئی ایسا مرد رشتہ طلب کرے جس کا تم دین اور خلق پسند کرتے ہو تو اس کو رشتہ دیدو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد برپا ہوجائے گا۔ اور یہ فساد جو معاشرے میں برپا ہوچکا ہے اسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

لیکن وُہ مُسلمان جس نے اپنی گردن میں نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی غلامی کا پٹہ ڈالا ہُوا ہے وُہ تو خوش عقیدہ دیندار کو ہی ترجیح دیگا۔ چنانچہ صاحبِ نزہۃ الناظرین نے اپنی کتاب میں واقعہ لکھا ہے

کہ مرو کے قاضی نوح بن مریم جو کہ اپنے زمانے کے روساء میں سے شمار ہوتے تھے ان کی بیٹی جوان ہوئی تو بڑے بڑے امیروں نے قاضی صاحب سے رشتہ طلب کیا مگر قاضی صاحب نے خاموشی اختیار کیے رکھی پھر قاضی صاحب نے ایک ہندی غلام خریدا جس کا نام مبارک تھا اور اس کو اپنے باغ پر باغبانی کے لیے بھیج دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب اپنے باغ میں گئے اور اپنے غلام مُبارک سے فرمایا مجھے کھانے کے لیے انگور دے مُبارک نے ایک خوشہ انگوروں کا قاضی صاحب کی خدمت میں پیش کیا قاضی صاحب نے چکھا تو وُہ ترش تھا پھر فرمایا کوئی اور خوشہ دے دُوسرا خوشہ دیا تو وُہ بھی ترش تھا یوں کرتے کرتے قاضی صاحب کو غصّہ آگیا اور فرمایا اے مُبارک تُو میرے ساتھ ٹھٹھہ کرتا ہے مجھے تُو ترش انگور ہی دیتا ہے اس غلام (مبارک) نے عرض کیا جناب مجھے کیا معلوم کہ کونسا انگور ترش ہے اور کونسا میٹھا ہے، اس پر قاضی صاحب نے کہا تجھے اتنا عرصہ ہو گیا ہے باغبانی کرتے تجھے ابھی تک اتنا بھی پتہ نہیں چلا کہ کونسا ترش ہے اور کونسا میٹھا ہے یہ سُن کر مُبارک نے کہا جناب آپ نے مجھے باغبانی اور نگہبانی کے لیے یہاں بھیجا ہے نہ کہ کھانے کے لیے، میں نے تو آج تک کوئی انگور چکھا ہی نہیں کیوں کہ یہ

خیانت ہے یہ سُن کر قاضی صاحب حیرت میں گم ہو گئے کہ یہ کتنا امانتدار اور متّقی ہے پھر قاضی صاحب نے کہا اے غلام میں تجھے حکم کروں تو مان لے گا عرض کیا میں نیاز مند ہوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آپ کا حکم بسروچشم قبول کروں گا قاضی صاحب نے فرمایا میری ایک بیٹی ہے جو کہ صاحبِ حسن وجمال و کمال ہے عالمہ فاضلہ ہے، اس کا رشتہ مجھ سے بڑے بڑے روساء نے طلب کیا ہے لیکن میں نے آج تک کسی کو ہاں نہیں کی لہٰذا تُو مجھے مشورہ دے کہ میں کیا کرُوں غُلام نے کہا جناب مشورہ تو موجود ہے کہ کافر لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حسب ونسب (برادری) کو دیکھتے تھے اور یہُود و نصاریٰ حسن وجمال کو دیکھتے ہیں، اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ماننے والے دین و تقویٰ کو دیکھتے ہیں اور اب ہمارے دور میں مال کو ترجیح دیتے ہیں اب آپ ان میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں، یہ سُن کر قاضی صاحب نے کہا اے مُبارک میں تو دینُ تقویٰ کو ترجیح دوں گا اور میں چاہتا ہُوں کہ تیرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں کیوں کہ میں نے تجھ میں دیانت و امانت دین و تقوےٰ دیکھ لیا ہے۔ اس پر غُلام نے کہا جناب میں آپ کا زر خرید اور ایک ہندی غُلام ہُوں لہٰذا آپ کیسے اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح

کریں گے قاضی صاحب نے کہا اے مبارک اٹھ میرے ساتھ چل گھر چلیں گھر پہنچ کر قاضی صاحب نے بیوی سے مشورہ کیا بیوی نے کہا جیسے آپ کی مرضی ہے کریں لیکن میں بیٹی سے بھی مشورہ لے لوں اور جب ماں نے بیٹی سے مشورہ لیا تو بیٹی نے کہا امی جی میں نے کبھی بھی آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کی اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آپ کی حکم عدولی نہ کروں گی جیسے آپ چاہیں کریں۔

قاضی صاحب نے اس مبارک نامی غلام کے ساتھ بیٹی کا نکاح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پیکرِ صداقت و دیانت تقویٰ و پرہیزگاری کے جوڑے سے جو لڑکا عطا کیا اس کا نام سیدنا عبداللہ بن مبارک ہے جو کہ علم و زہد کے آسمان پر ستارہ بن کر چمک رہا ہے، اور جو کہ رئیس المحدثین تسلیم کیا گیا ہے۔

رحمھم اللہ تعالیٰ وجعل الجنۃ ماواھم

(نزہۃ الناظرین ص ۱۴۶)

واقعہ ۲:

سیدنا سعید بن مسیب افضل التابعین رحمہ اللہ کے ہاں ایک نوجوان تھا اکٹھے ایک مسجد میں نمازیں پڑھا کرتے تھے کچھ عرصہ کے بعد وہ نوجوان مسجد میں نہ آیا غائب رہا پھر جب وہ آیا تو حضرت سیدنا سعید

بن مسیب (رحمہ اللہ) نے پوچھا اے عزیز تو کہاں رہا عرض کیا حضور میری بیوی بیمار ہو گئی تھی پھر وُہ فوت ہو گئی ہے اس پریشانی کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا یہ سُن کر فرمایا تو نے ہمیں بتایا کیوں نہیں تاکہ ہم بھی تیری امداد کو آتے پھر جب وُہ نوجوان اُٹھنے لگا تو آپ نے پوچھا کیا کہیں دُوسری شادی کی ہے عرض کیا حضور مجھ نادار کو کون رشتہ دیتا ہے فرمایا میں رشتہ دیتا ہُوں نوجوان نے عرض کیا کیا حضور واقعی ایسا کریں گے تو آپ نے خُطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور میرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا، مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں اپنے میں کھو گیا مجُھے پتہ نہ چلے کہ میں کیا کروں میں گھر چلا گیا اور سوچنے لگ گیا کہ کِس سے قرضہ لوں کوئی راستہ نہ نظر آیا پھر مغرب کی نماز ادا کی اور گھر جا کر چراغ جلایا اور میں روزہ دار تھا اور گھر میں اکیلا ہی تھا میں نے کھانے کے لیے روٹی اور زیتون رکھا تو اچانک کِسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے آواز دی کون ہے، جواب ملا میں سعید ہُوں میں نے سوچا سوا حضرت سعید بن مسیب (رحمہ اللہ) کے اور تو کوئی سعید میرا واقف نہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ تشریف فرما ہیں میں نے دل میں خیال کیا شاید اب ان کو پچھتاوا لگا ہوگا تو یہ جواب دیتے آئے ہوں گے میں نے

عرض کیا حضور آپ نے کیوں تکلیف کی آپ پیغام بھیجتے تو میں خود
حاضر ہو جاتا فرمایا نہیں میرا ہی حق ہے کہ میں آؤں عرض کیا حضور
کیا حکم ہے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح تو کر دیا ہے
تو میں نے خیال کیا تو گھر میں تنہا ہے لہٰذا میں تیری بیوی کو ساتھ
لے کر آیا ہوں یہ میرے پیچھے کھڑی ہے اس کو اندر لے جا یہ فرما کر
آپ واپس ہو گئے اور میں اپنی بیوی کو اندر لے گیا تو شرم و حیا کی
پیکر شرم کی وجہ سے دروازے کے اندر گر گئی اور میں نے مکان
کی چھت پر چڑھ کر ہمسایوں کو اطلاع کر دی اس پر ہمسائے
کی عورتیں آ گئیں اور پھر میری والدہ نے سنا جو کہ اپنے گھر میں
مقیم تھی وہ بھی آئی اور کہا میں قربان ہو جاؤں اور وہ میری بیوی
حسن و جمال کی پیکر قرآن و سنّت کی عالمہ فاضلہ تھی پھر ایک
ماہ تک نہ میں حضرت سعید کی خدمت میں حاضر ہوا نہ وہ تشریف
لائے مہینے کے بعد میں حاضر ہوا تو کافی لوگ موجود تھے میں
سلام عرض کر کے بیٹھ گیا اور جب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو آپ نے
پوچھا تیری بیوی کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا ھر
حیثیّت سے بہتر ہے خیریت سے ہے تو فرمایا اگر وہ کسی بات میں نافرمانی

کرے تو لاٹھی سے سیدھا کرو پھر میں واپس آگیا تو بعد میں آپ نے مجھے بیس ہزار درہم دیئے۔

(نزہتہ الناظرین ص ۱۴۵)

ان ہر دو مذکورہ بالا واقعات پر وُہ حضرات غور کریں جو ہر جگہ اپنی ناک کو اُونچا رکھنا چاہتے ہیں اور سوچیں کہ غُلامانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہر جگہ غُلامیِ رسُول کو ترجیح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی ناک اُونچی رکھتا ہے انہیں کو دونوں جہان میں عزّت عطا کرتا ہے۔

الحاصل مُسلمان پر لازم ہے کہ کسی بدعقیدہ، بےادب بدکردار اور شرابی کبابی کو ہرگز ہرگز رشتہ نہ دے کیا کوئی عقلمند پسند کرے گا کہ اپنی لختِ جگر اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں آگ میں پھینکے اور اگر کوئی بھی اس کو پسند نہیں کرتا تو کیوں اپنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں دوزخ میں پھینکتے ہو کیونکہ بیوی اپنے خاوند کے پیچھے ہی عموماً چلتی ہے اور جب کسی بے ادب بدعقیدہ کو آپ نے رشتہ دے دیا تو بیوی بھی بے ادب ہوجاتی گی اور بے ادب کا ٹھکانا یقیناً دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا:

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ ۔
بے ادبی کی وجہ سے تمہاری ساری نیکیاں ملیا میٹ ہو جائیں گی اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا ۔

دُعَاء

یا اللہ ہمیں ہوش عطا کر ہم سمجھیں ، اولاد کو دوزخ کا ایندھن نہ بنالیں :

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

ناشر:
مکتبہ سلطانیہ
محمد پورہ فیصل آباد فون: 041-2637239